سہ ماہی

الہدیٰ

سویڈن

اپریل تا جون 2024ء

مجلس انصار اللہ سویڈن کی تعلیمی، تربیتی و ادبی سرگرمیوں کا ترجمان مجلّہ

پیارے آقا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زریں نصائح

حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت امسال بین الاقوامی ریفریشر کورس کے موقع پر شرکاء کو اپنے ساتھ ایک گروپ فوٹو کا شرف بخشا اور انتہائی قیمتی نصائح سے مستفیذ فرمایا۔

پہلے بنیادی بات سیکھ لیں کہ نمازیں پڑھنی ہیں۔ اگر عاملہ کے ممبران نیشنل لیول پہ اور لوکل لیول پہ نمازوں کی طرف توجہ دے دیں یہی بنیادی چیز ہے۔ اِسی سے باقی تربیتی مسائل بھی حل ہوتے جاتے ہیں۔ اِس طرف توجہ کریں۔ باقی ریفریشر کورس سے کیا ہے یہ انتظامی باتیں آپ کو مل جائیں گی وہ انتظامی باتیں مل گئیں وہ تو پتا لگ ہی جاتی ہیں۔ لائحہ عمل میں بھی پڑھ لیتے ہیں کونسٹیٹیوشن میں بھی پڑھ لیتے ہیں۔ اِس کا تو کوئی فائدہ اس وقت ہوگا جب اپنی نیت نیک ہو۔ نیت نیک اُس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف اُس وقت ہوتا ہے جب اُس کا حق ادا کیا جائے اور اُس کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے۔ بس اِس طرف پہلے بنیادی توجہ دیں ٹھیک ہے۔ یہی ریفریشر کورس ہے آپ کی بنیادی۔

آپ نے میرے سے کوئی ہدایت لینی تھی یہی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گروپ فوٹو

بین الاقوامی ریفریشر کورس مجالس انصار اللہ 2024

اپریل/مئی/جون 2024 : شوال/ذوالقعدة/ذوالحجة 1445 ھجری : شہادت/ہجرت/احسان 1403 ھجری شمسی

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی

فہرست مضامین

ارشاد نبوی ﷺ

کلام الامامؑ۔امام الکلام

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تعمیرِ نَو مسجد ناصر سویڈن

قوت مدافعت بڑھائیں

مظلوم فلسطینیوں کے لئے مسلسل دُعا کی تحریک

غزل

یادِ رفتگاں

کارگزاری مجالس انصار اللہ سویڈن

بین الاقوامی ریفریشر کورس رپورٹ

زیرِ نگرانی:

مکرم انور احمد رشید صاحب

صدر مجلس انصار اللہ سویڈن

قائد اشاعت: ڈاکٹر انس احمد رشید

نائب مدیر: عثمان مسعود جاوید

منتظمین اشاعت:

سہیل ظفر۔اسٹاک ہولم

محمد عبد الحیٔ۔ گوتھن برگ

تقی الدین۔مالمو

معاونین:

فاضل احمد شمس۔فوٹو گرافی

منیر احمد نیازی۔فوٹو گرافی

مبشر سعید راجہ۔ تقسیم و ترسیل

کمپوزنگ:

حسن آفتاب

ڈیزائننگ:

نسیم احمد

Ishaat Avdelning Ansarullah
Nasir Moské
Tolvskillingsgatan 1

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تربیتِ اولاد کی اہمیت

حضرت عمرو بن سعید بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

کلام امام الزماںؑ

اولاد کا دیندار، متقی، اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور خادم دین ہونے کی دعا کرو

مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لیے کرتے ہیں۔ محبت دنیا ان سے کراتی ہے۔ خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان: ۷۵) پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اَور مِلک ہے، وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تُو مر گیا تو تیرے لیے دوست دشمن اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ مَیں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سنے ہیں کہ دعا کرو کہ اولاد ہو جائے جو اس جائداد کی وارث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جاوے۔

ملفوظات جلد ششم صفحہ 74، نیا ایڈیشن 2022ء

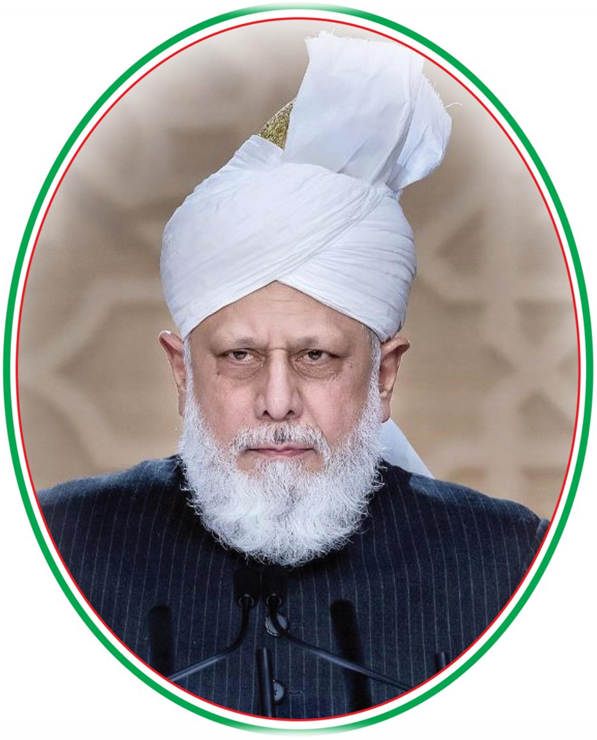

از خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05؍ اپریل 2024ء بمطابق 05؍شہادت 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک،اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)،یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴿۴﴾إِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴿۷﴾
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل : 63)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے ۔کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اَور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ میں مضطر اور بے قرار کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ گذشتہ جمعہ بھی میں نے دعا کا مضمون ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں کی روشنی میں بیان کیا تھا کہ دعائیں کس طرح ہونی چاہئیں،ان کی حکمت،ان کی

فلاسفی کیا ہے۔ یہی دعا کا مضمون آج بھی جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں سنتا ہوں تو مضطر سے مراد صرف بے قرار ہی نہیں ہے بلکہ ایسا شخص ہے جس کے تمام راستے کٹ گئے ہوں۔ **پس جب ہم دعا کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو ایسی حالت بنا کر جھکیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ سوائے تیرے ہمارا کوئی نہیں اور ہم تجھی پر انحصار کرتے ہیں بھروسا کرتے ہیں اور تیرے پاس ہی آئے ہیں۔** جماعتی لحاظ سے تو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اَور کوئی نہیں ہے جو ہمیں ان حالات سے نکالے جو پاکستان میں ہیں یا بعض دوسرے ملکوں میں ہیں بلکہ ذاتی طور پر بھی اگر انسان سمجھے تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کام کرتا ہے۔ وہی ہے جو ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ وہی ہے جس کے آگے جھکا جا سکتا ہے۔ وہی ہے جو اسباب مہیا کرتا ہے۔ جو نہیں بھی اس کے سامنے جھکتے ان پر بھی اس کی رحمانیت کا جلوہ ہے کہ جو فیض اٹھا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مضطر کے حوالے سے جو خاص نکتہ بیان فرمایا ہے اور اس کا میں نے گذشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی یہ خاص نشانی بیان فرمائی ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔

پس اپنی دعاؤں میں حالتِ اضطرار پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ یہ دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان حالات سے نکالیں گی جن میں ہم آج کل ہیں بلکہ

امّت مسلمہ کے ابتلا سے نکالنے کے لیے بھی دعائیں ہی کام آئیں گی اگر اس کو سمجھ کر یہ لوگ دعا کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت کو ترک کریں۔

بہر حال جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اگر یہ اپنی دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں تو اضطرار کی حالت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ ”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔“ فرمایا ”... قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔“ (ملفوظات جلد10صفحہ137۔ایڈیشن 1984ء)

اور اضطراب کی حالت وہ ہے جو سو فیصد یہ یقین ہو کہ اب دنیا کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں اور اب ایک ہی راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کا راستہ ہے، جو حضرتِ توّاب کا راستہ ہے جو ہمیں مشکلات سے نکال سکتا ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں یہ درد کی حالت ہمیں پیدا کرنی چاہیے ورنہ یہ دعا اور ذکرِ الٰہی اگر صرف زبانی جمع خرچ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس بارے میں ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعے میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح انسان شیطان سے نجات پا سکتا ہے ورنہ کوئی ذریعہ نہیں۔

(شعب الایمان جزء دوم صفحہ 73 حدیث 534 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون بیروت 2003ء)

پس دعاؤں کی طرف بہت زیادہ ضرورت ہے۔

قرآنی دعائیں ہیں، مسنون دعائیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی دعائیں ہیں اور اپنی زبان میں دعائیں ہیں۔ اگر ہم نے ان حالات سے باہر نکلنا ہے جو ہمارے لیے پیدا کیے گئے ہیں یا پیدا کیے جا رہے ہیں تو ان کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے۔ پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں آزادی سے ہم نماز نہیں ادا کر سکتے۔ آزادی سے ہم اپنے عشقِ رسولؐ ظاہر نہیں کر سکتے۔ آزادی سے ہم خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ آزادی سے ہم کسی بھی قسم کے اسلامی شعائر کا اظہار نہیں کر سکتے۔ شیطان کے چیلے ہر وقت اس تاک میں ہیں کہ کہاں اور کب موقع ملے اور ہم احمدیوں کے خلاف کارروائیاں کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اپنے زعم میں ثواب کمانے والے بنیں۔ گذشتہ دنوں ایک احمدی کو شہید کیا اور قاتل پکڑے گئے جب ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے فلاں مدرسے کے مولوی صاحب سے پوچھا تھا کہ جنت میں جانے کا قریب ترین راستہ کیا ہے تو انہوں نے کہا قریب ترین طریقہ یہی ہے کہ تم کسی کافر کو مار دو اور احمدی کیونکہ کافر ہیں اس لیے ان کو مارنا جائز ہے، قتل کرنا جائز ہے۔ **لیکن حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے کے سامان پیدا کر رہے ہیں**

بہرحال ہمیں اپنی حالتوں کو مضطر کی حالت بنانے کی ضرورت ہے اور مضطر کی ایک پہچان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بتائی ہے بلکہ کلامِ الٰہی کی روشنی میں یہ بتائی ہے کہ

”لفظ مُضْطَر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر“۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد18صفحہ231)

اور آج احمدی ہی ہیں جو ان ابتلاؤں سے گزر رہے ہیں، جن پر یہ پابندیاں ہیں کہ عشقِ خدا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار نہیں کر سکتے۔ کوئی ذاتی خواہشات تو نہیں، کوئی ذاتی جرم تو نہیں جن کی سزائیں مل رہی ہیں۔ یہ تو ابتلاؤں میں سے ہمیں گزارا جا رہا ہے۔ پس ان دنوں میں اور ہمیشہ اپنی زبانوں کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا چاہیے۔ اپنے سجدوں میں، اپنی دعاؤں میں اضطرار کی حالت پیدا کرنی چاہیے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

مسجد ناصر گوتھن برگ سویڈن کی تعمیرِ نَو

خدائی فضلوں کا نزول اور احبابِ جماعت کی قابلِ رشک خدمات

مکرم انور احمد رشید سابق امیر جماعت سویڈن

مؤرخہ 26 دسمبر 2022ء کے الفضل آن لائن کے شمارہ میں مسجد ناصر گوتھن برگ کے بارہ میں ایک مضمون پڑھنے کو ملا۔ جس کے بعد شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ جب تک مسجد ناصر گوتھن برگ کی تعمیرِ نو کا ذکر نہ کیا جائے مضمون تشنہ رہے گا۔ لہٰذا قارئین الہدیٰ کی خدمت میں مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو کے بارہ میں معلومات پیش ہیں۔ مسجد ناصر گوتھن برگ کی تعمیرِ نَو کے بارہ میں لکھنا محض اور محض اللہ تعالیٰ کے ان گنت افضال اور انعامات کی بارش کی حسین یادوں کو تازہ کرنا ہے۔ تمام یادوں کو یاد کر کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے اور سجدہ شکر بجالاتا ہے کہ وہ ہی ہے جس نے ہم جیسے نااہل بندوں کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم تمام مراحل سے گزر کر بیت ناصر کی تعمیرِ نَو کر سکے۔

تعمیرِ نَو کا خیال

مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو کے کام کا آغاز جس طرح ہوا۔ وہ بھی جماعت سویڈن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سویڈن کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور انورؒ نے نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی آہستہ سے فرمایا کہ ماشاء اللہ مسجد چھوٹی ہو گئی ہے۔ خاکسار نماز میں حضور انورؒ کے بالکل پیچھے بیٹھا ہوا تھا لہٰذا میں نے بھی حضور انورؒ کے یہ الفاظ سن لئے۔ نماز کے فوراً بعد مسجد میں مجلسِ عرفان کا پروگرام تھا۔ مجلسِ عرفان کے دوران خاکسار نے حضور انورؒ سے ان کے ان الفاظ کا ذکر کیا اور حضور انورؒ سے مسجد کو بڑا کرنے کے لئے مدد کی درخواست کی۔

اس پر حضور انورؒ نے فرمایا کہ کیوں نہ ابھی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ تعمیرِ نَو پر کام کرے۔ نیز میں تمام دنیا میں اس مسجد کے فنڈ کے لئے اعلان کروں گا۔ جس پر مختلف احباب کے نام ممبر کمیٹی کے لئے پیش ہوئے اور حضور اقدسؒ نے اس کمیٹی کی منظوری دیتے ہوئے مکرمی مامون الرشید کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کام کی بنیاد خلیفہ وقت کی تائید اور دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی۔

پلاٹ کی خرید

سب سے پہلے پرانی مسجد پر ایک اور منزل بڑھانے کا پروگرام بنایا گیا۔ لیکن اس منصوبے کو ترک کر دیا گیا اور موجودہ نقشہ منظور کروایا گیا۔ نیا نقشہ منظور ہو چکا تھا تو ایک اور معاملہ سامنے آ گیا۔ مسجد ناصر کی زمین کمیون سے لیز پر لی گئی تھی اور کمیون نے اچانک لیز کی قیمت کافی بڑھا دی۔ یہ تمام معاملات حضور اقدسؒ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ جس پر حضور انورؒ نے فرمایا کہ تعمیر اس وقت تک شروع نہیں کرنی جب تک کہ پلاٹ اپنا نہ ہو۔ چنانچہ تعمیر کا کام پس پشت پڑ گیا اور پلاٹ کی خریداری کے سلسلہ میں متعلقہ محکمہ سے گفت وشنید شروع ہو گئی۔ کمیون

کے متعلقہ محکمہ جات کو قائل کرنے کے بعد کہ ہم پلاٹ کیوں خریدنا چاہتے ہیں کمیون نے پلاٹ کی قیمت 8 لاکھ کرونر لگائی جو کہ نہایت مناسب تھی۔

حضور انورؒ کی خدمت میں جب صدر صاحب تعمیر کمیٹی نے دوران ملاقات قیمت کا تخمینہ پیش کیا تو حضور انورؒ نے فرمایا کہ بہت مناسب قیمت ہے فوراً لے لو۔ اس پر صدر صاحب نے عرض کی کہ زمین ہماری منشاء کی قیمت میں مل جائے تو اس سے بہتر ہے۔ حضور انورؒ نے فرمایا کہ کہیں زمین ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ حضور انورؒ نے کچھ توقف کے بعد کہ صدر کمیٹی کی دل شکنی نہ ہو کھڑے ہو کر صدر کمیٹی کو گلے لگا کر فرمایا اجازت ہے اور ساتھ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی خواہش والی قیمت میں یہ جگہ عطا کرے اور پھر ایسا ہی ہوا۔ حضور انورؒ کی قبولیت دعا کا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جس کی تمام کمیٹی شاہد ہے۔

18 فروری 1997ء کو کمیون سے میٹنگ طے پائی تھی جس میں قیمت کے متعلق معاملات طے پائے تھے۔ اس میٹنگ پر جانے سے قبل حضور انورؒ کی خدمت میں دعا کے لئے خط تحریر کیا گیا جس کے جواب میں حضور انورؒ نے جو ارشاد فرمایا وہ ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم عبد الماجد طاہر نے یوں تحریر فرمایا کہ: ''حضور انورؒ نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور زمین کی خرید کے سامان آپ کی خواہش کے مطابق پیدا فرمادے۔''

چنانچہ دوبارہ کمیون کے حکام سے مذاکرات کئے گئے جس پر کمیون نے آخری قیمت 5 لاکھ کرونر مقرر کی اور یہ بھی کہا کہ اس سے نیچے ہم ہرگز نہیں کریں گے۔ ہمارے دل میں بھی یہی تھا کہ زمین 5 لاکھ کرونر تک مل جائے اور حضور انورؒ کو بغیر کوئی رقم بتائے دعا کے لئے درخواست کی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے حق میں بہت بڑا نشان تھا۔

اس موقع پر دعا کی غرض سے یہ بھی تحریر کرنا چاہوں گا کہ پلاٹ کی خرید کے تمام اخراجات محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم مامون الرشید صاحب ڈوگر سابق امیر جماعت احمدیہ سویڈن کو ادا کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں بے پناہ برکت ڈالے۔ آمین

پلاٹ کی خریداری کے معاہدہ پر جماعت احمدیہ سویڈن کی طرف سے مکرم عبد اللطیف انور (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے دستخط کیے۔ اسی طرح مکرمی عتیق وِرک صاحب نے بھی دفتری رابطہ کے سلسلہ میں بطور سیکرٹری تعمیر کمیٹی بہت قابل ذکر کام کیا تاہم پلاٹ کی خریداری کے فوراً بعد ہی وہ ناروے شفٹ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ان کی کاوشوں کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

حضور انورؒ نے زمین کی خرید کے بعد خبر ملنے پر جو دعائیہ خط ارسال فرمایا وہ بھی محبت بھری دعاؤں پر مشتمل ہے جو پیش خدمت ہے۔

''مسجد کی زمین کی خرید کے سلسلہ میں آپ کی فیکس ملی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام مراحل کو آسان فرمائے اور سارے امور بخیریت طے پائیں اور جماعت کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی سعادت نصیب ہو۔ تمام احباب کو محبت بھرا اسلام۔ والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع

پلاٹ کی خرید کے تعلق میں ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ پلاٹ کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں عدالت میں فیس ادا کرنی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عدالت کے متعلقہ شعبہ میں فون کر کے استفسار کیا گیا کہ آیا اس فیس میں رعایت یا معافی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ کوئی کمرشل ادارہ نہیں ہے۔ چنانچہ متعلقہ شخص نے تحقیق کر کے بتایا کہ ہم آپ کو آدھی فیس کی رعایت دے سکتے ہیں کیونکہ فلاحی اداروں کو یہ رعایت

دینا ممکن ہے۔

مسجد کی تعمیر کے دوران عملاً یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب آپ خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی بات کرتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس کے دروازے، تمام بندوں پر جو کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں، کھلے ہیں اور ہم خود بھی یہ تمام کام محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں تو ان کے رویہ میں ضرور تبدیلی آتی ہے اور آپ کی مدد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پلاٹ کی خرید کے دوران بھی تمام وقت تجاویز آتی رہیں اور منظور شدہ نقشہ بھی ناکافی محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ ایک تیسرا نقشہ بنایا گیا جو کہ دو منزلوں پر مشتمل تھا اور اس میں تمام ضروریات کا کسی حد تک خیال رکھا گیا اور اسی نقشہ کے مطابق تعمیر شروع ہوئی۔ مکرمی عبد الرشید آرکیٹیکٹ آف لندن نے مسجد کے نقشے بنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہِ شفقت منظوری عطا فرمائی۔

نقشہ کی منظوری کے سلسلہ میں کمیون کے متعلقہ محکمہ کا شکریہ ادا کرنا بھی لازم تھا کہ باوجود مخالفت کے انہوں نے ہر قسم کا تعاون کیا اور ہماری خواہشات کے مطابق نقشہ کی منظوری دی۔ چونکہ میڈیا بڑی باقاعدگی سے مسجد کی تعمیرِ نَو کے مراحل کو cover کر رہا تھا لہٰذا اسی شدت سے انتہا پسند اور اسلام مخالفین، کونسل کو مسجد کی تعمیرِ نَو کے خلاف لکھ رہے تھے۔ کونسل کے متعلقہ شعبہ کو 800 کے قریب مخالفت پر مبنی خطوط موصول ہوئے۔ تاہم ایک انتہائی مثبت واقعہ مسجد کے گردونواح میں رہائش پذیر افراد کی طرف سے ہوا۔ مقامی رہائشیوں کی ایک تنظیم نے ہمارے کسی رابطہ کرنے کے بغیر کونسل کو خط لکھا کہ آجکل مسجد کی تعمیرِ نَو کی مخالفت شدت سے ہو رہی ہے تاہم ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم گذشتہ رُبع صدی سے مسجد کی ہمسائیگی میں رہ رہے ہیں اور ہمیں کبھی بھی کسی قسم کی کوئی تکلیف اور مذہبی انتہا پسندی کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہے۔ (اتنی مخالفت کی وجہ یہ بھی تھی کہ انہی دنوں ایک مسلم گروپ نے مسجد کی زمین کے حصول کیلئے درخواست دی ہوئی تھی اور مسجد کی فنانسنگ سعودی عرب نے کرنی تھی۔)

ابتدائی مراحل کے بعد پریکٹیکل مراحل میں داخل ہوئے تو کام تین حصوں میں بٹ گیا۔

1۔ رقم کی فراہمی۔

2۔ کمیون سے پراجیکٹ کے تمام تکنیکی کاموں کی منظوری۔

3۔ عملاً تعمیر کا آغاز اور اس کی نگرانی۔

خاکسار مندرجہ بالا ترتیب سے احباب کی خدمت میں چند امور ازدیادِ ایمان کے لئے پیش کرے گا۔

رقم کی فراہمی

رقم کی فراہمی کے تعلق میں امر واقعہ یہ تھا کہ ہماری توقع تین سے چار لاکھ کرونر جمع کر لینے تک محدود تھی اور توقع یہی تھی کہ تعمیر کے لئے رقم مرکز سے ملے گی۔ جبکہ مرکزی نمائندگان کی جانب سے یہی تاثر تھا کہ عملاً ایسا نہیں ہوتا لہٰذا آپ کو یہ رقم خود ادا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے احباب جماعت سے وعدہ جات حاصل کرنے کے کام کا آغاز کر دیا۔ حضور اقدسؒ کی خدمت میں امیر جماعت مکرم محمود احمد شمس نے دو ملین کرونر کے وعدہ جات کی لسٹ بغرض دعا پیش کی۔ حضور انورؒ نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ وعدوں میں مزید گنجائش ہے لہٰذا مزید کوشش کریں۔ چنانچہ احباب کو پھر تحریک کی گئی جس پر مجموعی وعدہ جات میں 33 فی صد کا اضافہ ہو گیا اور تین ملین سے زائد کے وعدہ جات موصول ہو گئے۔ یہ رقم بڑھ کر 3.5 ملین سے تجاوز کر گئی اور 2.7 ملین سے زائد کی وصول بھی ہو گئی۔

اس سلسلہ میں فضل الٰہی کا ایک واقعہ بھی بیان کرنا چاہوں گا۔ سٹاک ہالم جماعت کے وعدہ جات میں اضافہ کے حصول کے سلسلہ میں دورہ کا پروگرام بنا۔ گوتھن برگ سے چلتے ہوئے خاکسار نے امیر صاحب مکرمی محمود احمد شمس سے کہا کہ کم از کم مزید ایک لاکھ کرونر کے

وعدے ملیں تو لطف آجائے۔ سٹاک ہالم میں ہمیں 30 ہزار کرونر کے قریب مزید وعدہ جات حاصل ہوئے۔ جب شام کو چلنے لگے تو جماعت کا موبائل ٹیلیفون گم ہو گیا جس کے ڈھونڈنے میں کافی وقت ضائع ہو گیا جس کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ سردیوں کے ایام تھے لہذا موسم کی شدت کو دیکھتے ہوئے صبح کو نکلنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ جب صبح کو سفر کا آغاز کیا گیا تو خیال آیا کہ راستے میں ایک احمدی گھرانہ ہے ان سے مل لیں۔ چنانچہ ان کے گھر گئے اور ان سے بھی وعدہ لیا اس طرح Jönköping نامی شہر بھی راستہ میں تھا وہاں بھی رک گئے اور احباب سے ملاقات کی رک لئے اور وعدہ جات لئے۔ شام کو جب گوتھن برگ واپس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک لاکھ کرونر سے زائد کے وعدہ جات عطا فرمائے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ حضور انورؒ کے اس ارشاد کے بعد کہ وعدوں کو مزید بڑھایا جائے تمام احباب سے رابطے کئے گئے۔ مکرمی محمود دِرک سے بھی رابطہ کیا گیا۔ ان کا وعدہ پہلے ہی معیاری تھا تاہم انہوں نے اسے دُگنا سے بھی زیادہ کر دیا اور یہ بھی کہا کہ دعا کریں کیونکہ اس وقت مجھے ادائیگی کی امید نظر نہیں آ رہی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ہی ان کی دکان جو کہ بِک نہیں رہی تھی معقول قیمت پر فروخت ہو گئی جس سے انہوں نے نہ صرف یہ کہ وعدہ پورا فرمادیا بلکہ دیگر قرض بھی ادا کر دیئے۔

ہماری بہنوں کا جذبہ قربانی کے میدان میں ہمیشہ قابل تعریف رہا ہے۔ کئی بہنوں نے اپنے زیورات مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کئے۔ اسی طرح دو نوجوانوں (عامر منیر چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد اور قمر سہیل رشید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر رشید احمد) نے اپنی پہلی تنخواہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کی روشنی میں تعمیر مسجد کے لئے پیش کی۔

مکرم انور خان نیازی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے چند معاملات درست نہیں ہوئے تھے اور میرے دل میں آیا کہ میں مسجد کا وعدہ جلد از جلد ادا کروں تو یہ معاملات انشاء اللہ درست ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور معجزانہ طور پر میرے تمام معاملات حل ہو گئے جن کے بارہ میں مجھے بالکل ناامیدی ہو چکی تھی۔

مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید کا ماشاء اللہ بڑا معیاری وعدہ تھا جس کی وہ ادائیگی بھی کر چکے تھے۔ خاکسار کی تحریک پر انہوں نے اپنے وعدہ میں مزید پچاس فیصد کا وعدہ کرتے ہوئے فوری ادائیگی بھی کر دی۔

اسی طرح مکرمی مامون الرشید ایک واقعہ کا کئی دفعہ ذکر کر چکے ہیں کہ مکرم رانا محمد شکیل کا وعدہ پانچ صفری تھا اور انہوں نے اس سلسلہ میں رانا صاحب کو رجسٹر دکھاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کے وعدے کے آخر پر ایک صفر کا اضافہ کر رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے کچھ اعتراض نہیں کیا اور وعدہ کی ادائیگی کر دی جو کہ ان کے پہلے وعدے سے دس گنا سے زیادہ تھا۔

فنانس کے تعلق میں ہمیں اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شفقت کو ہمیشہ یاد رکھتے ہوئے ان کے لئے دعا گو رہنا چاہئے جن کی خاص توجہ اور مہربانیوں سے ہم مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہوئے۔

کمیون سے پراجیکٹ کی منظوری

تعمیر کی اجازت سے قبل کمیون کے ماہرین سے تمام پراجیکٹ منظور کروانا ہوتا ہے اور اس بات کی تسلی کروانی ہوتی ہے کہ درخواست کنندہ تمام امور کو تسلی بخش طور پر انجام دے سکتا ہے کہ نہیں۔ اس ٹیم میں مختلف ماہرین شامل ہوتے ہیں جو کہ کونسل کے سامنے پراجیکٹ کے تکنیکی پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں اور ان کے شبہات کا ازالہ بھی کرتے ہیں۔ ان میں آرکیٹیکٹ، سٹرکچرل انجینئر، ہوا اور پانی کے سسٹم کے ماہرین، آگ سے تحفظ کے ماہرین بجلی کی پلاننگ کے ماہر کے علاوہ ایسا ماہر جو کہ تمام ماہرین کے کام کی نگرانی کرے گا، شامل ہوتے ہیں۔ اس کا آسان حل تو یہ ہے کہ آپ کام کسی ایسی کمپنی کو سونپ دیں جو کہ یا تو تمام ماہرین خود رکھتی ہو یا ان کے ساتھ ٹیم کی صورت میں کام کرتی ہے اور

یہ تمام امور سرانجام دیتی ہے اور آپ نقشہ دینے کے بعد بے فکر ہو جاتے ہیں۔ مگر جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ ان کمپنیوں کے اخراجات بہت ہی زیادہ تھے جس پر ہم نے خود اپنی ٹیم ماہرین کو Hire کر کے بنانے کا فیصلہ کیا۔

اس سلسلہ میں کمیون والوں نے بھی ہماری پوزیشن کو سمجھتے ہوئے متعدد بار ہماری راہنمائی کی۔ کسی بھی شعبہ کے متعلق جب ہم ان سے استفسار کرتے کہ اگر وہ اس کام میں شہر میں موجود اچھی کمپنیوں کی نشاندہی کر دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ باوجود اس کے کہ ان کا کام کسی کو recommend کرنا نہیں ہوتا تاہم وہ ہماری مدد کے لئے مختلف نام بھجوا دیتے کہ یہ اچھا کام کرنے والے ہیں اور ہم نے ان کی لسٹوں میں سے متعدد ماہرین کا انتخاب کیا۔ اس طرح جہاں ہمیں کام کے اچھے ماہرین میسر آگئے وہاں پر یہ اطمینان بھی تھا کہ کمیون کی نظر میں ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے اس طرح کام جلدی اور بغیر کسی گہری جانچ پڑتال کے مکمل ہو گیا کیونکہ ان افراد کا ٹیم میں شامل ہونا ہی کوالٹی کی ضمانت تھا۔

چنانچہ انہی خطوط پر کام لیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اپنی اپنی فیلڈ کے بہت اچھی شہرت رکھنے والے ماہرین میسر آگئے اور ہم ایک ایسی ٹیم بنانے میں کامیاب ہو گئے جو کہ ہماری پوزیشن اور نظام کو سمجھنے لگ گئے تھے اور ان کے تعاون سے ہم کمیون سے مسجد کی تعمیر کی منظوری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

تعمیر کے تمام مراحل سے گزرنے کے بعد خاکسار یہ کہہ سکتا ہے کہ پراجیکٹ کے تکنیکی مراحل کو کاغذوں پر منظور کروانا عملاً تعمیر کروانے سے زیادہ مشکل، توجہ طلب اور اہلیت چاہتا ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل تمام مراحل انتہائی خوش اسلوبی سے طے پا گئے۔ جماعت کی طرف سے خاکسار کو بحیثیت امیر جماعت احمدیہ سویڈن بطور Developer دستخط کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

پرانی مسجد کا انہدام

سب سے پہلے پرانی مسجد کو منہدم کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں مختلف کمپنیوں سے رابطہ کرنے اور ان سے موصول شدہ آفرز کو مدنظر رکھتے ہوئے خود ہی یہ کام سرانجام دینے کا ارادہ کیا۔ اس سلسلہ میں اطفال، خدام و انصار نے انتھک محنت کی اور چند ہی دنوں میں مسجد کی صرف اینٹوں کی دیواریں رہ گئیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اپریل کا مہینہ تھا اور برف تھی کہ پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔ میں مکرم امیر صاحب تنزانیہ کو مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو کا visit کروا رہا تھا، جو کہ ایک سرکاری وفد کے ساتھ گوتھن برگ تشریف لائے ہوئے تھے اور آپ اس وفد کو لے کر مسجد ناصر تشریف لائے جہاں پر اُس وقت انہدام کا کام ہو رہا تھا، تو وہ سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خدام اس شدید موسم میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ اتنی برفباری میں تو کوئی باہر کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ خاکسار نے اپنے تمام رضاکاران کا تعارف اراکینِ وفد سے کروایا اور موقع کی مناسبت سے بیرکس میں اُن سب کی تواضع بھی کی گئی۔

2008ء میں غانا کے جوبلی جلسہ کے موقع پر خاکسار کی امیر صاحب تنزانیہ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مسجد ناصر کے visit کے موقع کو یاد کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس وفد کے تمام اراکین وہاں پر اتنے متاثر ہوئے تھے کہ اُنکے منہ سے حیرت کے مارے کچھ بھی نہ نکل سکا کہ یہاں پر ڈاکٹرز، اساتذہ اور پڑھے لکھے افراد کس قدر جذبہ کے ساتھ وقارِ عمل کر رہے ہیں اور وہ تمام افراد اس منظر سے بے حد متاثر ہوئے تھے۔

خدام اور انصار مختلف مرحلوں میں ترتیب سے مسجد کو demolish کرتے اور تمام ملبہ کو علیحدہ علیحدہ کرتے جسے اُن کنٹینرز میں بھروا

کر جنک یارڈ بھجوا دیا جاتا، جو کہ Blast والی کمپنی نے عاریتاً مہیا کئے ہوئے تھے۔

اس طریق سے ایک خاطر خواہ رقم کی بچت کی گئی۔ کیونکہ آپ اگر ملبہ junkyard بھجواتے ہیں تو وہ اُسے چھانٹ کر اشیاء الگ الگ کرنے کی فی ٹن کے حساب سے اچھی خاصی بھاری رقم وصول کرتے ہیں۔

ہمارا جس کمپنی سے پہاڑی blast کرنے کا معاہدہ ہوا تھا اس نے ہم سے تعاون کرتے ہوئے ہمیں دو کنٹینرز مہیا کر دیئے جس میں ہم نے ملبہ ڈال کر بھجوا دیا۔ اینٹیں اور پتھر زمین میں بطور بھرتی کے استعمال کر لئے گئے۔ لوہے کا سکریپ ختم کرنے کے لئے ایک مقامی سکریپ کا کام کرنے والی کمپنی Stena Metall سے رابطہ کر کے درخواست کی کہ وہ کنٹینرز بھجوا دیں تو ہم اس میں لوہے کا سکریپ بھر دیں گے۔ جس پر اس نے کہا کہ ہم تو صرف ان لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں جن سے ہمارا معاہدہ ہو۔ تاہم میں تمہاری خاطر کنٹینر بھیج دیتا ہوں۔ چنانچہ تمام لوہے کا سکریپ اس طرح بغیر کچھ خرچ کئے ختم ہو گیا۔ demolishing پلان کی رپورٹ جو کہ کمیون میں جمع کروانا ہوتی ہے مکرمی مامون الرشید صاحب کے قریبی دفتر میں واقع کام کرنے والی کمپنی نے بنا کر دے دی۔ لکڑی کے شہتیر اور اسی طرح ایلومینیم کا سکریپ فروخت کر دیا گیا۔ اس طرح محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی کرونا خرچ کئے بغیر تمام عمارت کی demolishing معجزانہ طور پر مکمل ہو گئی۔ بلکہ سکریپ کی فروخت سے تھوڑی رقم بھی جمع ہو گئی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تعمیر کے دوران مسجد کا تمام سکریپ خدام خود Junkyard میں پھینک کر آتے تھے۔ جماعت کے پاس ان دنوں ایک پرانی اسٹیشن ویگن Volvo245 تھی جو کہ آخری دموں پر تھی اس کی پچھلی سیٹوں کو فولڈ کر کے اس سے منی وین کا کام لیا گیا اور خوب لیا گیا۔ ہر روز یا ہر دوسرے روز جو بھی سکریپ ہوتا تھا اس گاڑی میں بھر کر جنک یارڈ میں پھینک آتے تھے۔ اس سلسلہ میں مکرمی فاضل شمس صاحب نے بڑی باقاعدگی سے کام کیا۔ یہاں کے طرز تعمیر میں ضیاع بہت ہوتا ہے مثلاً اگر کسی لکڑی میں ایک دفعہ بھی غلط کیل لگ جائے تو اسے ضائع کر دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں سے کیل نکالنا اور دوبارہ استعمال کرنا لیبر کے اخراجات کی وجہ سے فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مگر ہم نے اس میں بھی بچت کا طریق استعمال کیا اور وہ اس طرح کہ ہمارے خدام شام کو ان لکڑیوں میں سے کیل نکال کر دوبارہ استعمال کے لئے سائز کے مطابق ترتیب سے رکھ دیتے تھے۔

مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جس کمپنی سے معاہدہ ہوا وہ بھی ایک رنگ میں معجزانہ شان رکھتا ہے۔ مختلف کمپنیوں سے رابطے کرنے کے بعد 4 کمپنیاں ایسی سامنے آئیں جن میں سے کسی ایک سے معاہدہ طے پا سکتا تھا۔ تاہم ایک کمپنی Bergman & Hook جس کے بارے میں بہت اچھے ریفرنس ملے تھے وہ معاہدہ کرنے سے ہچکچا رہی تھی اور حامی نہیں بھر رہی تھی لہٰذا سوچا گیا کہ دوسری کمپنی سے معاہدہ کر لیا جائے۔ اسی دوران ہم ایک کمپنی، جو کہ تعمیراتی سامان کی سپلائی کرنے کا کام کرتی ہے، کے پاس گئے اور اپنے ہونے والے معاہدے کا بھی ذکر کیا۔ اس پر اس کمپنی کے مالک نے بتایا کہ Bergman & Hook جس وجہ سے آپ معاہدہ نہیں کر رہے تھے ان کو وہ کنٹریکٹ نہیں مل سکا ہے اور ان کی ایک ٹیم بالکل فارغ ہے۔ اب وہ آپ سے معاہدہ کر لیں گے۔ جس پر Bergman & Hook سے دوبارہ رابطہ کیا گیا اور پہلے سے بہتر شرائط پر ہمارا ان سے معاہدہ طے پا گیا۔

اس کمپنی کا سائیٹ انچارج Lasse، جو کہ کمپنی میں پارٹنر بھی تھا، انتہائی سمجھدار اور تجربہ کار تھا۔ اس شخص نے ہماری ہر مرحلہ پر رہنمائی بھی کی اور اخراجات کو کم کرنے کے لئے ہم سے بے حد تعاون کیا۔ لیبر کے اخراجات کم کرنے کے لئے وہ ہمیں شام کو جانے سے پہلے ہدایات دے کر جاتا کہ صبح کون سا سامان کہاں پر موجود ہونا چاہئے اور تقریباً تمام لیبر کا کام ہم سے ہی لیتا رہا۔ اس سلسلہ میں ایک مثال دوں کہ

ایک رات میں جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ اندازاً ایک ہزار مربع میٹر کے قریب چھت کی Tiles چھت پر ترتیب سے اگلے دن کام کرنے والوں کے لئے چڑھادیں۔اس طریق سے ہم نے خاطر خواہ رقم کی بچت کی۔ایسے تجربہ کار شخص کا میسر آجانا محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان تھا۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

31اگست 1999 بروز منگل مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو کی تقریب سنگِ بنیاد عمل میں آئی۔اس بابرکت موقع پر جہاں مسرت و شادمانی کا عالم تھا وہاں دل اس وجہ سے غمگیں بھی تھے کہ ہمارے دل و جان سے پیارے آقا اوسلو میں تھے اور وہاں سے اُنہوں نے اس تقریب کیلئے گوتھن برگ تشریف لانا تھی مگر اچانک خرابی طبیعت کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بقیہ پروگرام منسوخ کر کے لندن واپسی کا سفر اختیار کرنا پڑا۔

اس بابرکت تقریب کیلئے امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مکرم و محترم محمد عثمان چو (المعروف چینی صاحب) کو اپنا نمائندہ خصوصی مقرر فرمایا۔آپ مکرم مبشر احمد طارق امیر ناروے کے ہمراہ اوسلو (ناروے) سے بذریعہ کار تقریباً تین بجے بعد دوپہر گوتھن برگ پہنچے جہاں خاکسار انور احمد رشید امیر جماعت سویڈن کی معیت میں جملہ اراکینِ نیشنل مجلس عاملہ سویڈن و ڈنمارک کے علاوہ موجود احباب و خواتین نے پُر تپاک استقبال کرتے ہوئے أھلاً و سھلاً کہا۔وقفِ نَو کے ایک بچے عزیزم ودود انس رشید نے معزز مہمانوں کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔مہمانِ خصوصی نے استقبال کیلئے آئے ہوئے جملہ احباب سے معانقہ کیا اور بچوں کو پیار دیا۔بعدہٗ جملہ مہمانانِ گرامی مسجد کے قریب واقع اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام تھا۔جملہ احباب نے مکرم محمد عثمان چُو صاحب کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ پانچ بجے سہ پہر اس بابرکت تقریب سنگِ بنیاد کا آغاز ہوا۔اس بابرکت تقریب کے انعقاد کے وقت موسم غیر معمولی طور پر خوشگوار ہو چکا تھا۔

تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم نصیر الحق نے کی۔سورۃ البقرۃ کی تلاوت کردہ آیات 128 تا 130 کا سویڈش ترجمہ مکرم قمر رشید سہیل نے پیش کیا۔جس کے بعد خاکسار انور احمد رشید امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے جملہ حاضرینِ تقریب کو بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو کی تقریب میں شامل ہو رہے ہیں اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع (ایّدہ اللہ) کے خصوصی نمائندہ مکرم محمد عثمان چُو صاحب ہمارے درمیان موجود ہیں اور سنگِ بنیاد کے طور پر جو اینٹ نصب فرمائیں گے وہ بیت الدعا قادیان سے لائی گئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایّدہ اللہ) نے بھی اس اینٹ پر دعا کی ہے۔ان کلمات کے بعد نمائندہ خصوصی مکرم عثمان چُو نے مقررہ جگہ پر یہ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔جس کے بعد علی الترتیب خاکسار انور احمد رشید امیر جماعت سویڈن، مکرم مبشر احمد طارق امیر ناروے، مکرم عبد الباسط بٹ امیر ڈنمارک ، مکرم سید کمال یوسف سابق مبلغ انچارج سکنڈے نیویا، مکرم عبد الرشید آرکیٹیکٹ اور ان کے علاوہ سابق امراء کرام سویڈن، جملہ اراکینِ نیشنل مجلسِ عاملہ، صدران جماعت ہائے سویڈن، جملہ ذیلی تنظیموں کے صدران نیز بیرون ممالک سے آئے ہوئے معزز مہمانان کو بھی بنیاد میں اینٹ نصب کرنے کی سعادت ملی۔جس کے بعد مکرم محمد عثمان چُو نے لمبی پُر سوز دعا کروائی۔تقریب کے آخر میں مہمانِ خصوصی کے ساتھ مختلف یادگاری اجتماعی تصاویر بنائی گئیں اور جملہ حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر جہاں صدقات دیئے گئے وہاں جماعت کی طرف سے تمام بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں اِس تعمیر کے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیہ خطوط بھی لکھے گئے۔ایک دُعائیہ خط جو کہ ہمارے محبوب آقا و امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروحِ

القدس کی خدمت میں لکھا گیا تھا جبکہ وہ ناظرِ اعلیٰ کے عہدہ پر فائز تھے۔ اُن کا جواب قارئین کے استفادہ کے لئے پیشِ خدمت ہے۔

مسجد ناصر کی زمین کا کل رقبہ ساڑھے آٹھ ہزار مربع میٹر ہے اور تعمیرِ نَو کے بعد دو منزلہ عمارت چودہ سو مربع میٹر پر محیط ہو گئی جس میں ایک حصہ لجنہ کیلئے اور دوسرا باقی احبابِ جماعت کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس میں دو منزلہ مسجد، تبلیغی ہال، لائبریری، دفاتر، ایم ٹی اے سٹوڈیو اور دو فلیٹس کے علاوہ معذور افراد کیلئے لفٹ کی بھی سہولت مہیا کی گئی تھی نیز ایک مینار بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی منظوری کے بعد مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو اور توسیع کے کام کا آغاز ہو چکا تھا۔ مسجد کی تعمیر کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی جو تعمیر کے کاموں کی نگرانی کر رہی تھی۔ اُس وقت اُمید یہ کی جا رہی تھی کہ آئندہ چھ ماہ تک مسجد کی تعمیر و توسیع کے منصوبہ کی تکمیل ہو جائے گی۔

جملہ احباب کی یہی دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس مسجد کی تعمیرِ نَو کے جملہ مراحل کو بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچائے، اس مسجد کو آباد رکھے اور خالص عبادت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

افتتاح

مسجد ناصر کی تعمیرِ نَو، تقریب سنگِ بنیاد کے بعد حسبِ پلان ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو گئی۔ مسجد کے باقاعدہ افتتاح کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ حضورِ انورؒ کا علالت کے باعث آنا ممکن نہ تھا تاہم آپ نے ازراہِ شفقت مسجد کو استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے 2005ء کے دورہ کے موقع پر مسجد ناصر میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام معززین کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ پروگرام بے حد کامیاب رہا۔ مقامی سیاستدانوں کے علاوہ گوتھن برگ کمیون کی گورننگ باڈی کے ممبران، یوتھالانڈ (Götaland) ریجن کے پولیس چیف مع لوکل افسران، یونیورسٹی پروفیسرز، ڈاکٹرز، 20 سے زائد ممبرانِ پارلیمنٹ اور وزیر مذہبی امور Lena Hallengren شامل ہوئیں۔

عشائیہ کے بعد رخصت ہونے سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ نے ہر مرد مہمان سے اُس کی نشست پر جا کر مصافحہ کا شرف بخشا جو کہ مہمانوں کیلئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔ خاکسار اُس موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ کو ساتھ ساتھ مہمانوں کا تعارف کرواتا جا رہا تھا۔ جب بہت سے مہمانوں کا تعارف خاکسار نے بطور ممبر آف پارلیمنٹ کروایا تو حضورِ انور نے ایک ممبر سے مصافحہ کرتے ہوئے سوال کیا کہ کیا آپ بھی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں؟

اس بابرکت موقع پر مکرم عظیم احمد صاحب آف جرمنی نے اپنی ٹیم کے ہمراہ عشائیہ کے طعام کا انتظام فرمایا۔ اس پروگرام کی میزبانی و اعلانات کی سعادت مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید کو حاصل ہوئی۔

خدا کے فضلوں کی رونمائی

اِس وقت تعمیر کے دوران ہونے والے صرف تین واقعات کا ذکر کروں گا۔ ان میں سے پہلا تو ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی اس طور پر نمائی ہوتی ہے جو کہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔

جب دیواروں کی چنائی کا وقت آیا تو نومبر کا وسط تھا اور دسمبر کے تیسرے ہفتے تک کام کا اختتام ہونا تھا۔ کھلے موسم یعنی 6 سے 7 ڈگری سینٹی گریڈ تک چنائی کا کام ہو سکتا ہے اگر درجہ حرارت اس سے گر جائے تو پھر پلاسٹک کی sheets لگانی پڑتی ہیں اور اس میں بلوئرز کی مدد سے

گرم ہوا چلانی پڑتی ہے۔ خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ دسمبر کے آخر تک درجہ حرارت 6۔7 ڈگری سینٹی گریڈ رہا اور ہماری چنائی بھی مکمل ہو گئی اور ہم زائد خرچ سے بھی بچ گئے۔

مینار کی منظوری کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جو کہ اعجازی نشان رکھتا ہے۔ جب حضور اقدس ؒکی خدمت میں مینار کی تعمیر کی اجازت کے لئے درخواست کی گئی تو حضور انورؒ نے جواب دیا کہ: ”الحمدللہ ان کا کیسا اچھا مینار منظور ہو گیا ہے“ جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ ہم نے مینار کی تعمیر کے لئے ابھی تک درخواست بھی نہیں دی ہوئی تھی۔ حضور انور کی عطا شدہ منظوری کے بعد جب خاکسار کمیون میں متعلقہ افراد کے پاس گیا تو انہوں نے صرف یہ کہا کہ بس ڈرائنگ بھیج دو ہماری طرف سے منظور ہے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ مسجد کی ٹائلز سے تعلق رکھتا ہے۔ چھت پر تکونی elevated فارمز کی وجہ سے ٹائیلوں کے چھوٹے چھوٹے تکونی ٹکڑے کناروں پر لگ رہے تھے اور انہوں نے آج نہیں تو کل ضرور گر جانا تھا گو کہ سیمنٹ سے جوڑنے کی کوشش بھی کی گئی تھی ۔اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کمپنی سے کہا گیا مگر وہ کوئی حل نہ پیش کر سکی۔انہوں نے اپنی ایسوسی ایشن سے بھی رابطہ کیا مگر مسئلہ حل نہ ہوا۔اس پر غور و خوض ہو رہا تھا کہ ایک فرد نے بتایا کہ مجھے رات کو یہ بات سوجھی ہے کہ اگر آدھی ٹائلز مل جائیں جو کہ مکمل ٹائلز کی طرز پر کناروں سے تیار ہوں تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پتہ کروایا گیا تو معلوم ہوا کہ ایسی آدھی ٹائلز موجود ہیں اور نا تجربہ کار افراد کے مشورہ سے ایسا معاملہ حل ہو گیا جو کہ ماہرین سے بھی حل نہیں ہو رہا تھا اور اس بات کو کمپنی والوں نے بھی admire کیا کہ آپ نے یہ مسئلہ بخوبی حل کر لیا۔

آخر میں خداتعالیٰ کے اس احسان و انعام کا ذکر نہ کرنا سخت ناشکری ہوگی جو کہ خداتعالیٰ نے سلطانِ نصیر کے طور پر عطا کئے۔

خدمت گذاروں کا تذکرہ

مکرم مامون الرشید مسجد کی تعمیرِ نو کے پراجیکٹ میں نیشنل سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے اور آغاز سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کی تعمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے منظوری دی تھی اور خداتعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس ذمہ داری کو انتہائی احسن رنگ میں نبھایا۔انہوں نے ہر رنگ میں مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔مالی قربانی ہو یا وقت کی قربانی،اس میں ہر آن یہ پیش پیش رہے۔انہوں نے خاکسار کو کہا ہوا تھا کہ خاکسار ہر صبح کو ایک دو گھنٹے وقف کرے گا۔عملاً نہ صرف ایسا ہی ہوا بلکہ اس سے کہیں زیادہ۔اور وہ اس طرح کہ یہ ہر صبح اپنے بچوں کو سکول چھوڑنے آتے تھے جو کہ مسجد سے قریب ہی ہے اور اس کے بعد مسجد تشریف لے آتے۔ بارہا ہم مختلف کاموں میں اتنا مصروف ہوتے کہ بعض اوقات یہ پورا پورا دن اپنے کام پر نہ جا سکتے۔ان ایام میں انہوں نے اپنے کاروبار کو عملاً بالکل بھلایا ہوا تھا اور صرف یہ دھن تھی کہ مسجد کی تعمیر کا کام جلد از جلد مکمل ہو جائے۔جب بھی کسی موقع پر ان کی خدمت کی ضرورت پڑی تو خاکسار نے ان کو ہمیشہ اپنے ساتھ پایا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو نسل در نسل جزاء دے۔آمین ثم آمین

مکرم وسیم ظفر نے ایک سال کی چھٹی لے کر اپنے دن کے اوقات وقف کئے اور روزانہ نو بجے صبح سے شام 4 بجے تک حاضر رہتے اور انتہائی ذمہ داری سے تمام کام سرانجام دیتے جس کی وجہ سے ہم سائیٹ کی طرف سے بے فکر ہو کر دوسرے کاموں میں مصروف رہتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین

مکرم فاضل شمس اور ان کے بعد مکرم یوسف صلاح الدین نے اس دوران بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ چند امور تو مستقلاً ان کے ذمہ تھے۔ ہم نے تعمیراتی کمپنی سے معاہدہ کر رکھا تھا کہ تمام دن کے بعد جو بھی گند، سکریپ جمع ہوتا ہے اس کی

صفائی ہم کریں گے۔ وگرنہ روٹین کے مطابق آخری گھنٹہ کام کرنے والے اپنا کام سمیٹنے اور نہانے دھونے میں لگا دیتے ہیں۔ ہم انہیں نہلا تو نہیں سکتے تھے تاہم صفائی ہم نے اپنے ذمہ لے لی تھی اور انہیں کہا ہوا تھا کہ وہ اس کی بجائے اپنا وقت تعمیر کے کام میں دیں۔ چنانچہ تعمیر کے وقت خدام تعمیر والی جگہ پر صفائی کرتے، فاضل لکڑی کو جمع کرتے، گرے ہوئے کیل لکڑی کے ٹکڑے، بُورا اور دیگر سکریپ جمع کرتے اور پھینک کر آتے۔

اسی طرح ہم فورمین سے یہ بھی پوچھ لیتے کہ اسے اگلے دن کے کام کے لئے کہاں کہاں اور کیا کیا مال چاہئے اور کتنی مقدار میں۔ چنانچہ ہم تمام سامان کاریگروں کے قریب پہنچا دیتے تاکہ وہ اس نان کوالیفائیڈ لیبر میں وقت ضائع نہ کریں۔ اسی طرح دوران تعمیر بھی خدام ایسی لیبر میں حصہ لیتے جس کے لئے کوئی قانونی ممانعت نہ ہوتی۔ مثلاً اچانک ضرورت پڑتی کہ بیس بالے چھت پر پہنچانے ہیں تو خدام فوری طور پر یہ خدمت سرانجام دیتے۔ اسی طرح کی اور خدمات میں خدام ہمیشہ پیش پیش رہے۔

اسی طرح بہت نمایاں خدمت پہرہ کا انتظام تھا۔ تعمیر کے دوران مسجد میں دن رات پہرہ رہا جس کی وجہ سے ہم ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے۔

دوران تعمیر جماعت نے ایک چار کمروں کی بیرک خرید لی تھی جس میں خدام دن رات موجود رہتے تھے اور بعض خدام نے عملاً اس کو گھر ہی بنایا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ اسکریپ پھینکنے کی مسلسل ڈیوٹی بھی خدام نے بڑی مستقل مزاجی سے سرانجام دی اور اس مد میں خطیر رقم کی بچت کی۔

محترمہ انیسہ سلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے بھی تعمیر کے دوران اپنی تنظیم کی طرف سے ہر طرح سے معاونت کی۔ مسجد کی تعمیر کے دوران ان گنت مواقع پر دعوت کا اہتمام بھی کرنا پڑا اور اس کے علاوہ مہمانان کی آمد و رفت بھی جاری رہتی تھی۔ خاکسار ان کو صرف فون کر کے کہہ دیتا تھا کہ اتنے مہمانوں کے طعام کا انتظام کرنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ انتہائی خندہ پیشانی سے اس کا اعلیٰ انتظام کر دیا۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا کریڈٹ پوری جماعت اور خصوصاً لجنہ اماء اللہ کو جاتا ہے کہ تعمیر کے تمام عرصہ میں، جو کہ سال سے کچھ اوپر کے عرصہ پر محیط ہے، ہر روز ایک فیملی ڈیوٹی کرنے والے خدام اور احباب کے لئے اپنے گھروں سے کھانا پکوا کر بھجواتی تھی۔ چنانچہ تمام تعمیر کے دوران لجنہ کی ممبرات نے یہ خدمت انجام دینے کی توفیق پائی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اس خدمت کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالغنی آف اوسلو نے مسجد کے اندر تمام ٹائل ورک کا کام کیا اور اس کام کے لئے متعدد بار اوسلو سے تشریف لائے۔ خود کام کرنے کے علاوہ آپ کی یہ کوشش بھی تھی کہ جو احباب ان کی معاونت کر رہے ہیں وہ کام بھی سیکھ لیں۔ چنانچہ مکرم رانا جمیل صاحب اور مکرم مرزا مولود بیگ نے مسجد کے کئی حصوں کی ٹائلیں مکرم عبدالغنی کی نگرانی میں خود لگائیں۔ مکرمی عبدالغنی کے خلوص اور جذبہ کی جتنی قدر کی جائے کم ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں بھی ان کی خدمات کا اعلیٰ اجر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم سجاد احمد خاکسار کے پاس خود تشریف لائے اور کہا کہ مجھے کوئی ایک کام بتا دیں جو کہ میں سرانجام دوں۔ جس پر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ بیوت الخلاء کی صفائی کا کام سرانجام دے لیں گے تو انہوں نے اس کام کی فوراً حامی بھر لی اور اس کے بعد تمام تعمیر کے عرصہ میں کام کرنے والی بیرکس کے علاوہ بیوت الخلاء کی وین کی مکمل صفائی کرتے رہے۔ یہ کام انتہائی مشکل، مستقل مزاجی اور محنت کا تقاضا کرتا تھا۔ کیونکہ انسان ادھر صفائی کر کے فارغ ہوا تو ادھر کوئی کیچڑ بھرے بوٹ لے کر اندر چلا گیا اور اس سے مفر نہیں تھا۔ انہوں نے یہ مشکل کام انتہائی خوش اسلوبی سے نبھایا اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین

تمام ہمارے بھائی جنہوں نے asylum کے لئے اپلائی کیا تھا اوران کے کیس چل رہے تھے انہوں نے عملاً تعمیر کی بیر کس کو ہی گھر بنایا ہوا تھا اور بے شمار خدمات کی توفیق پائی۔ان میں نمایاں طور پر مکرم ناصر ڈِھلوں ، مکرم مرزا نوید ، مکرم عبدالرحمٰن ، مستری محمد صادق اور دیگر دوست بھی شامل ہیں۔خدا تعالیٰ کا یہ بھی بہت بڑا نشان ہے کہ یہ تمام خدمت کرنے والے احباب اپنے اپنے مقامات پر بہت اچھی طرح سیٹل ہو چکے ہیں۔

مکرم عثمان صاحب آف ڈنمارک۔آپ ڈنمارک سے تشریف لائے اور لکڑی کے کام اور دروازے لگانے کے سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائی۔

مکرمی عطاءالرحمٰن آف ڈنمارک (آرکیٹیکٹ) نے مسجد کی تعمیر کے دوران مکرم عبدالرشید کی معاونت کی اوران کی عدم موجودگی میں ہم عملاً انہیں سے مدد لیتے تھے اور جب بھی انہیں ہم نے بلایا فوراً کوپن ہیگن سے تشریف لے آتے اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے

مکرمی مرزا مولود بیگ نے مسجد میں ٹائلیں اور وال پیپر لگانے کی خدمت کی توفیق پائی۔ان کو سیمنٹ کے استعمال کی وجہ سے شدید قسم کی الرجی بھی ہو گئی تھی۔مکرم رانا جمیل احمد نے ٹائلوں کے کام میں مکرم عبدالغنی کی معاونت کی۔ نیز مسجد کی تمام دَرزوں میں silicon filling بھرنے کا کام بھی انجام دیا۔مجھے یاد ہے کہ ان کی انگلیوں کے پور رگڑ لگنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے مگر انہوں نے اپنا کام مکمل کر کے ہی دم لیا۔مکرم شکور شرما نے کام کے دوران تمام رضاکاروں کو کام کے کپڑے مہیا کئے۔اس سلسلہ میں انہوں نے تعمیر سے قبل ہی پلاننگ شروع کر دی تھی اور اپنی فیکٹری کے کام کی Jackets اور پتلونیں جمع کرنی شروع کر دی تھیں اور کام شروع ہونے تک ہمارے پاس ان کپڑوں کی وافر مقدار جمع ہو گئی تھی لہٰذا جب بھی خدام ڈیوٹی پر آتے تو اپنی ڈانگری پہن کر کام میں جت جاتے۔مکرم چوہدری منیر نے تعمیر کے تمام مراحل میں حصہ لیا۔demolishing کے دوران اُن کے پاؤں میں ایک کیل چبھ گیا جس کی وجہ سے خاصہ خون بہہ گیا۔اس لحاظ سے مسجد کی تعمیر کے پہلے زخمی تھے۔مکرمی محمود وِرک نے صدر مجلس انصاراللہ کی حیثیت سے بھی اور انفرادی طور پر بھی ہر میدان میں خدمت انجام دی۔ مکرم غلام مرتضیٰ نے وال پیپر لگانے میں بہت وقت دیا۔ان کے علاوہ مکرمی شیخ طاہر احمد مرحوم اور مکرم عبدالرؤف ظفر کے نام بھی خدمت کرنے والوں میں نمایاں ہیں۔مکرمی احسان اللہ جب بھی بزنس کے دورہ پر گوتھن برگ آتے مسجد کا چکر ضرور لگاتے اور سوٹ میں ملبوس ہونے کے باوجود خدام کے ساتھ ان کے کام میں شریک ہو جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنی جناب سے ان سب احباب کو اعلیٰ اجر عطا فرمائے اور یہ جذبۂ خدمت دین کے نسل در نسل چلائے۔آمین ثم آمین

غرض گوتھن برگ کا کوئی بھی ایسا خاندان نہ ہو گا جس نے اس بابرکت کام سے حصہ نہ پایا ہو۔اور مالی لحاظ سے بھی سویڈن کا کوئی بھی ایسا گھر نہ ہو گا جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسجد کی رونقیں دوبالا کرنے کی توفیق دے اور یہ جلد از جلد نمازیوں سے بھر جائے اور پھر چھوٹی ہو جائے اور پھر ہم توسیع کی توفیق پائیں اور یہ پھر چھوٹی ہو جائے اور ہمیں نماز وعبادات کی لذتیں نصیب ہوں (آمین ثم آمین)

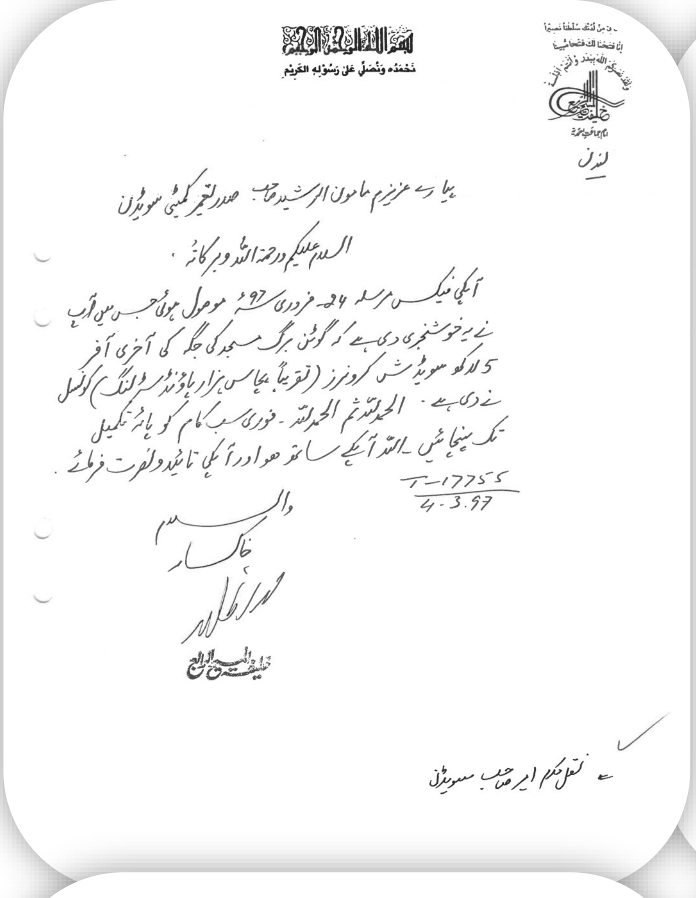

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انا فتحنا لک فتحا مبینا
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

لندن

پیارے عزیزم مامون الرشید صاحب صدر تعمیر کمیٹی سویڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی فیکس مرسلہ 26 فروری 97ء موصول ہوئی جس میں آپ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ گوتھن برگ مسجد کی جگہ کی آخری آفر 5 لاکھ سویڈش کرونرز (تقریباً پچاس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ) کونسل نے دی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ فوری سب کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ آپکے ساتھ ہو اور آپکی تائید ونصرت فرمائے۔

T-17755
4.3.97

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

نقل مکرم امیر صاحب سویڈن

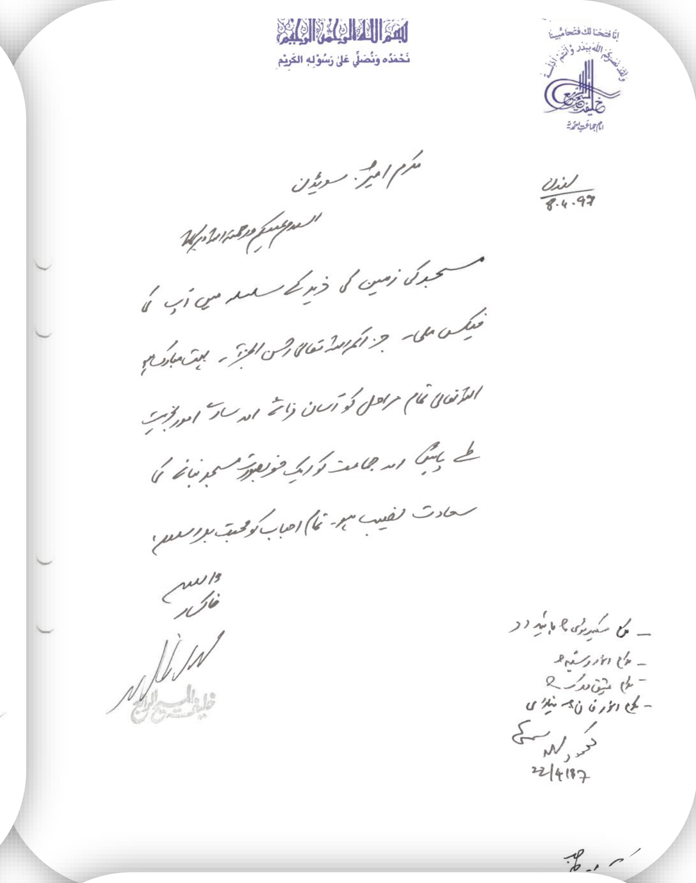

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انا فتحنا لک فتحا مبینا
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

مکرم امیر۔ سویڈن

لندن
8.4.97

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کی زمین کی خرید کے سلسلہ میں آپ کا فیکس ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ بہت مبارک ہو اللہ تعالیٰ تمام مراحل کو آسان فرمائے اور سارے امور بخیریت طے پائیں اور جماعت کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی سعادت نصیب ہو۔ تمام احباب کو محبت بھرا سلام۔

والسلام
خاکسار
خلیفۃ المسیح الرابع

— مکرم سیکرٹری جائیداد
— مکرم انور رشید صاحب
— مکرم شفیق ... صاحب
— مکرم انور ...
شکریہ
محمود ...
22/4/97

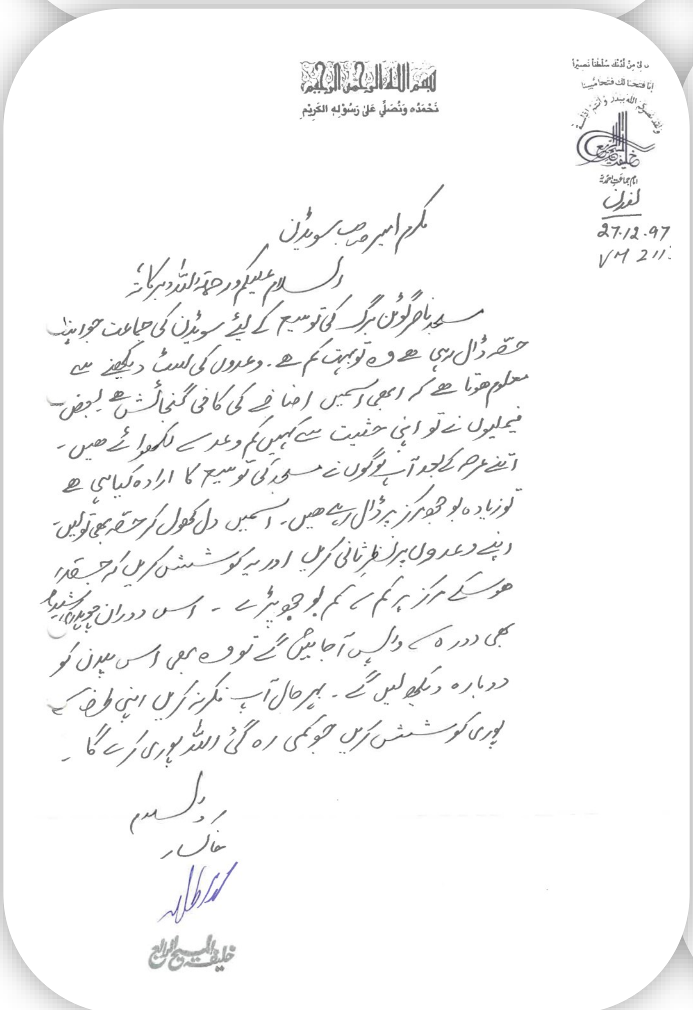

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انا فتحنا لک فتحا مبینا
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

لندن
27.12.97
VM 211

مکرم امیر صاحب سویڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد ناصر گوتھن برگ کی توسیع کے لئے سویڈن کی جماعت جو اپنا حصہ ڈال رہی ہے وہ تو بہت کم ہے۔ وعدوں کی لسٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسمیں اضافے کی کافی گنجائش ہے۔ بعض فیملیوں نے تو اپنی حیثیت سے بہت کم وعدے لکھوائے ہیں۔ اتنے عرصہ کے بعد آپ لوگوں نے مسجد کی توسیع کا ارادہ کیا ہی ہے تو زیادہ بوجھ مرکز پر ڈال رہے ہیں۔ اسمیں دل کھول کر حصہ بھی تو لیں۔ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور یہ کوشش کریں کہ جسقدر ہو سکے مرکز پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ اس دوران چوہدری رشید بھی دورہ سے واپس آجائیں گے تو وہ بھی اس میدان کو دوبارہ دیکھ لیں گے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں اپنی طرف سے پوری کوشش کریں جو کمی رہ گئی اللہ پوری کرے گا۔

والسلام
خاکسار
خلیفۃ المسیح الرابع

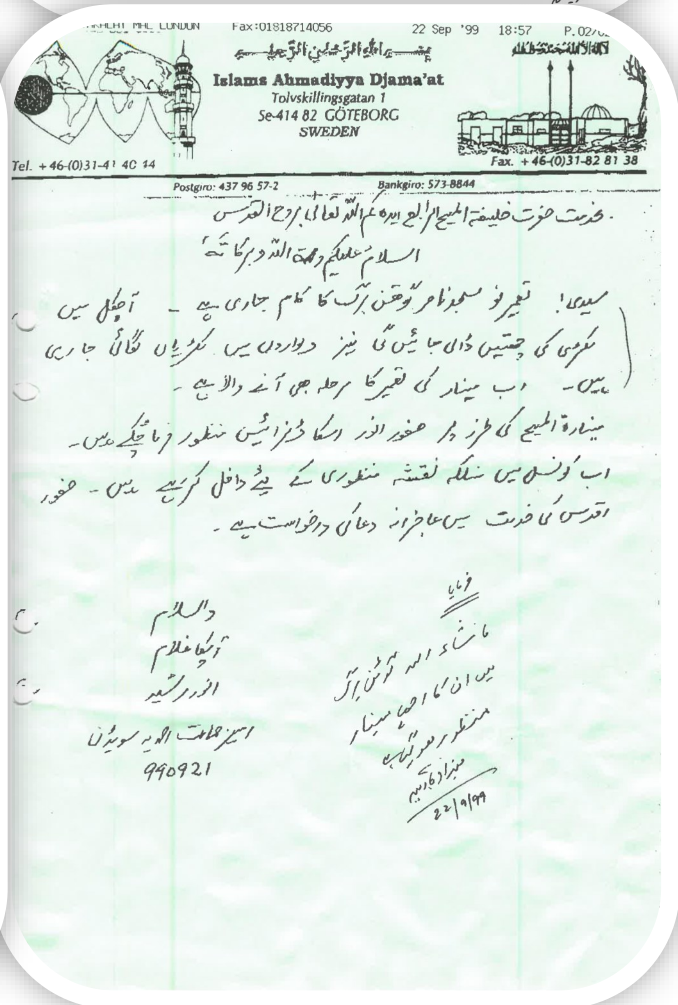

KHLHT MHL LONDON Fax:01818714056 22 Sep '99 18:57 P.02/02

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Islams Ahmadiyya Djama'at
Tolvskillingsgatan 1
Se-414 82 GÖTEBORG
SWEDEN

Tel. +46-(0)31-41 40 14
Fax. +46-(0)31-82 81 38
Postgiro: 437 96 57-2
Bankgiro: 573-8844

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! تعمیر نو مسجد ناصر گوتھن برگ کا کام جاری ہے۔ آجکل میں لکڑی کی چھتیں ڈال جائیں گی نیز دیواروں میں کھڑکیاں لگائی جا رہی ہیں۔ اب مینار کی تعمیر کا مرحلہ بھی آنے والا ہے۔ منارۃ المسیح کی طرز پر حضور انور اسکا ڈیزائن منظور فرما چکے ہیں۔ اب کونسل میں منسلکہ نقشہ منظوری کے لیے داخل کر رہے ہیں۔ حضور اقدس کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام
آپکا غلام
انور رشید
امیر جماعت احمدیہ سویڈن
990921

فرمایا
ماشاء اللہ گوتھن برگ میں ان کا اچھا مینار منظور ہو گیا ہے
مبارک ہو
22/9/99

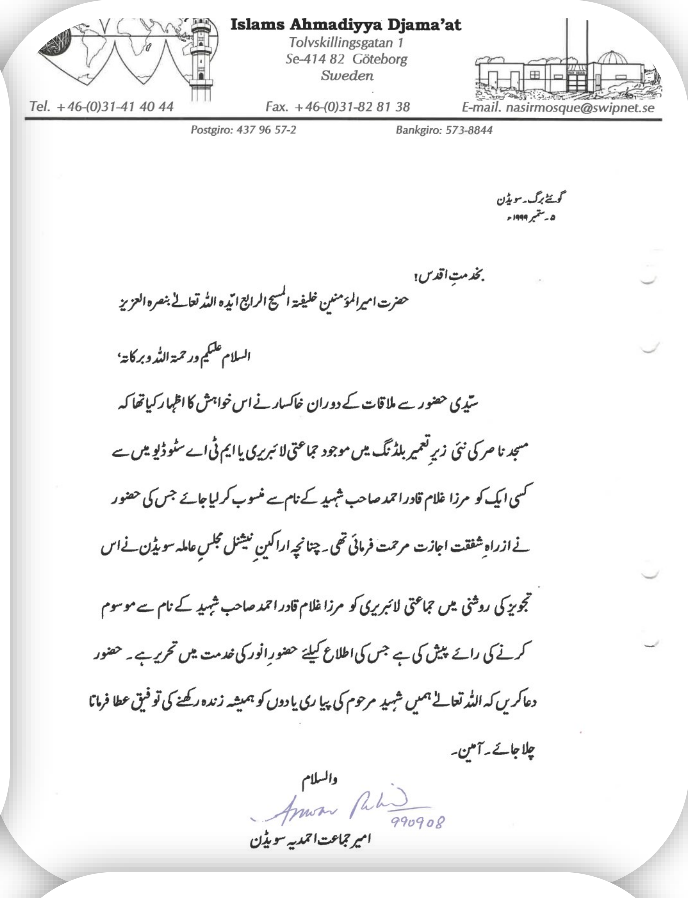

Islams Ahmadiyya Djama'at
Tolvskillingsgatan 1
Se-414 82 Göteborg
Sweden
Tel. +46-(0)31-41 40 44 Fax. +46-(0)31-82 81 38 E-mail. nasirmosque@swipnet.se
Postgiro: 437 96 57-2 Bankgiro: 573-8844

گوتھنبرگ۔ سویڈن
۵۔ستمبر ۱۹۹۹ء

بخدمت اقدس؛
حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سیّدی حضور سے ملاقات کے دوران خاکسار نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ مسجد ناصر کی نئی زیرِ تعمیر بلڈنگ میں موجود جماعتی لائبریری یا ایم ٹی اے سٹوڈیو میں سے کسی ایک کو مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید کے نام سے منسوب کرلیا جائے جس کی حضور نے ازراہِ شفقت اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ چنانچہ اراکین نیشنل مجلسِ عاملہ سویڈن نے اس تجویز کی روشنی میں جماعتی لائبریری کو مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید کے نام سے موسوم کرنے کی رائے پیش کی ہے جس کی اطلاع کیلئے حضورِ انور کی خدمت میں تحریر ہے۔ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں شہید مرحوم کی پیاری یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

والسلام
Anwar Rashid 990908
امیر جماعت احمدیہ سویڈن

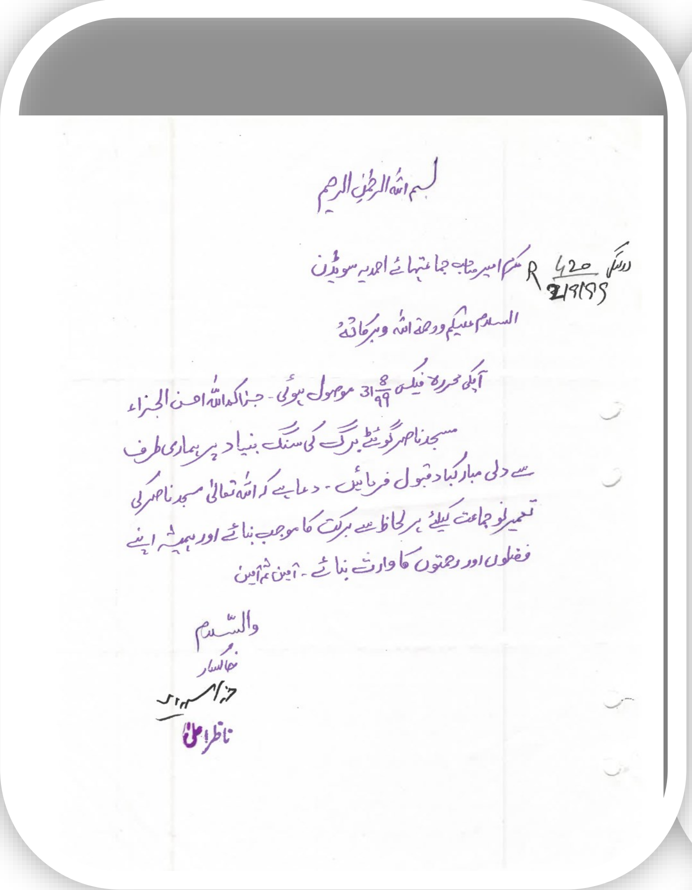

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ سویڈن R 420 2/9/99 دستی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکی محررہ فیکس 31/8/99 موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
مسجد ناصر گوتھنبرگ کی سنگِ بنیاد پر ہماری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر کی تعمیر کو جماعت کیلئے ہر لحاظ سے برکت کا موجب بنائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

والسلام
خاکسار
[signature]
ناظر اعلیٰ

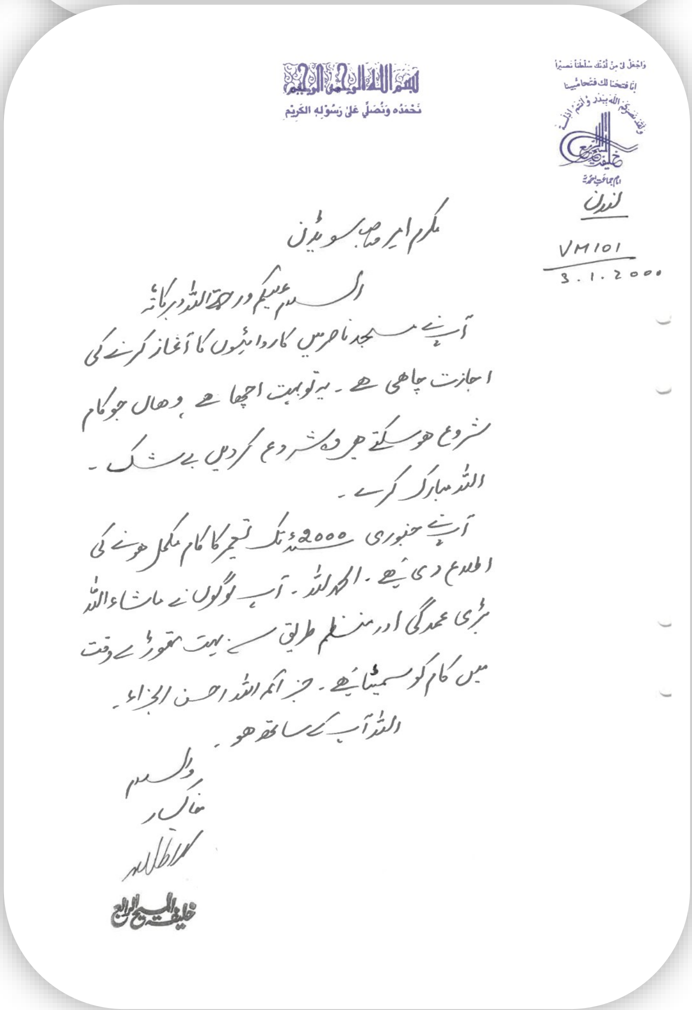

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ
لندن

VM101
3.1.2000

مکرم امیر صاحب سویڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
آپ نے مسجد ناصر میں کارروائیوں کا آغاز کرنے کی اجازت چاہی ہے۔ یہ تو بہت اچھا ہے، وہاں جو کام شروع ہو سکتے ہیں وہ شروع کر دیں بے شک۔ اللہ مبارک کرے۔
آپ نے جنوری 2000ء تک تعمیر کا کام مکمل ہونے کی اطلاع دی ہے۔ الحمد للہ۔ آپ لوگوں نے ماشاء اللہ بڑی عمدگی اور منظم طریق سے بہت تھوڑے وقت میں کام کو سمیٹا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

GIVE YOU
PARTY
ISLAM

مجلسِ عرفان بمقام مسجد ناصر سویڈن

اس موقع پر حضورِانورؒ نے مسجد کی تعمیرِ نَو کی اجازت مرحمت فرمائی نیز تعمیر کمیٹی کی تشکیل فرمائی

نئی مسجد ناصر

برموقع تقریبِ سنگِ بنیاد مکرم عثمان چو صاحب کو وقفِ نو کا ایک بچہ عزیزم وددانس رشید پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال بر موقع تقریبِ افتتاح 2005

بر موقع افتتاح مسجد ناصر سویڈن جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ سویڈن کی وزیر مملکت برائے تعلیم و مذہبی امور، ایک بڑی تعداد ممبر پارلیمنٹ، پروفیسرز، ریجنل پولیس چیف اور سویڈش معززین نے شرکت فرمائی۔

POLIS

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قوت مدافعت بڑھائیں

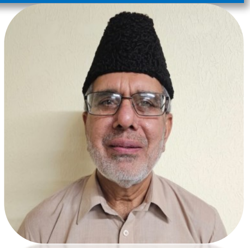

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود

قوت مدافعت(immune system)انسانی جسم میں موجود ایسے سسٹم کا نام ہے جو ہمیں کسی بھی بیماری سے محفوظ رکھنے یا بیماری کے بد اثرات سے بچانے میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔انسانی جسم میں جتنی زیادہ قوت مدافعت ہوگی اتنا ہی بیماری کے حملے اور بیماری کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہے گا۔اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قوت مدافعت بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔قوت مدافعت بڑھانے میں میں غذاؤں کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔کچھ غذائیں تو ایسی ہیں جن کے استعمال سے فوراً قوت مدافعت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔اگر آپ فوری طور پر قوت مدافعت میں اضافہ کے خواہشمند ہیں تو درج ذیل چیزوں کو اپنی روزمرہ غذا کا حصہ بنالیں۔

1۔یخنی

یخنی قوت مدافعت میں فوری طور پر اضافہ کرتی ہے۔کمزور افراد کی فوری صحت یابی کے لئے یخنی بہترین آپشن ہے۔مرغی یا مٹن کی یخنی ہڈیوں کی مضبوطی اور طاقت کا سبب بنتی ہے۔

2۔دھی

قوت مدافعت بڑھانے اور بیماریوں سے لڑنے کا فوری اور سستا ذریعہ ہے۔دہی انسانی زندگی کو قائم رکھنے والے بکٹیریا پیدا کرتا ہے۔دہی کی غیر معمولی افادیت کا اندازہ حکیم لقمان کے اس قول سے لگائیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ صبح کے وقت دہی کھانے والے مر کیسے جاتے ہیں۔مختلف تازہ پھلوں،ڈرائی فروٹس یا موصلی کے ملاپ سے آپ اسکی افادیت میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔وٹامن ڈی اور جسم کی قدرتی حفاظت کا خزانہ ہے۔

3۔بادام

وٹامن ای صحت مند مدافعتی نظام کی کلید ہے اور بادام اس سے لبریز ہے۔اگر روزمرہ کی بنیاد پر اسے اپنی غذا کا حصہ بنالیا جائے تو اسمیں موجود وٹامنز اور صحت بخش فیٹ آپکی جسمانی ضروریات پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

4۔لهسن

دنیا کے تقریباً تمام ہی کھانوں کا حصہ ہے۔کھانوں میں اسکا ہونا آپ کی صحت کی ضمانت ہے۔قوت مدافعت میں اضافہ کی خاصیت کے ساتھ

ساتھ اسمیں مختلف طرح کے انفیکشن سے بچانے کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ روزانہ ایک یا دو تریوں کا استعمال آپ کو کئی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

5۔ادرک

ادرک کے فوائد تو جانے مانے ہیں۔ اسکا استعمال ہی صحت کی ضمانت ہے۔ مختلف بیماریوں، سوزش، درد، کولیسٹرول کو کم کرنے میں اسکا کوئی ثانی نہیں۔ کھانوں اور قہوہ میں ادرک کا استعمال فوائد کا ذخیرہ ہوتا ہے۔

6۔پالک

وٹامن سی، اے، بیٹا کیروٹین اور دیگر اہم غذائی اجزاء پر مشتمل ہونے کے باعث مختلف انفیکشن سے لڑنے میں مدافعتی نظام کی مدد کرتا ہے۔ لیکن زیادہ دیر پکانے کے بجائے کم پکائی جائے تو اسکی غذائی صلاحیت برقرار رہتی ہے۔

7۔بروکلی

وٹامن اور منرل جیسے وٹامن سی، ای اور اے، دیگر اینٹی آکسیڈنٹس اور فائبر کا خزانہ ہونے کی وجہ سے سپر فوڈ کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اسے اپنی خوراک کا حصہ بنائیں۔

8۔ھلدی

برسوں سے آزمودہ ہلدی طب میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اپنی اینٹی انفلیمیٹری خصوصیات کے باعث صحت کے بہت سے مسائل فوری طور پر حل کرنے یہاں تک کہ کینسر سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔

9۔سِٹرَس فروٹ

تمام سٹرس فروٹ جیسے چکوترا، لیموں، مالٹا، مٹھا اور سنترہ وغیرہ وٹامن سی سے لبریز ہیں اور انفیکشن سے لڑنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر آپکی وٹامن سی کی ضرورت کو بخوبی پورا کرتے ہیں۔

10۔کھجور

برسوں سے توانائی کی بحالی کیلئے کھجور کی اہمیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ روزانہ اگر کھجور کو اپنی غذا کا حصہ بنالیا جائے تو بیماریاں خود بخود ہی آپ سے دور ہو جائیں گی۔

11۔کیوی

غذائی اجزاء سے بھرپور ہونے کے باعث جسم کے باقی حصوں کو بہتر طریقے سے کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔اسمیں موجود وٹامن سی انفیکشن سے لڑنے کے لئے خون میں سفید خلیات میں اضافہ کرتا ہے۔

12-پپیتا

پوٹاشیم،وٹامن بی،فولیٹ کی مناسب مقدار کے ساتھ دن بھر کی وٹامن سی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔نظام ہضم کی درستگی کے ساتھ دافع سوزش خصوصیات رکھتا ہے۔

13-پودینہ

پودینہ انسانی صحت کے لئے ایک زبردست چیز ہے۔نظام ہضم کو درست رکھنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

بلیک ٹی کی بجائے اس کا استعمال آپ کو تازہ دم رکھے گا۔پودینہ کو قہوہ اور چٹنی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

14-سورج مکھی کے بیج

فاسفورس، میگنیشیم،وٹامن بی اور وٹامن ای کا خزانہ ہونے کی وجہ سے مدافعتی نظام کو ریگولیٹ کرنے میں اہم ہے۔ایک دن میں صرف دو چمچ سورج مکھی کے بیجوں سے ہی آپ اپنی وٹامن کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔

15-انجیر

قوت مدافعت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دل کو فرحت بخشتی ہے اور پیاس کو تسکین دیتی ہے۔جسم کو صحت بخشتی ہے۔ساری خصوصیات کے ساتھ ساتھ خون میں اضافہ کرتی ہے۔

16-جو کا دلیہ

جو کا دلیہ بیماری کے باعث پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرنے میں اکسیر ہے۔اسے ناشتے کے وقت دودھ یا دہی کے ساتھ کھجور یا شہد ملا کر استعمال کرنا حیرت انگیز فوائد کا حامل ہے۔

(نوٹ:ادارہ الہدیٰ کا مضمون کے متن سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مظلوم فلسطینیوں کے لئے مسلسل دُعا کی تحریک

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر

جب سے اسرائیل اور فلسطین کی جنگ جاری ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مظلوم فلسطینیوں کے لئے مسلسل دعا کی تحریک فرما رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 17 نومبر 2023ء میں فرماتے ہیں:

”جیسا کہ میں کئی خطبوں میں فلسطینیوں کے لئے دعا کا ذکر کر رہا ہوں۔ آج بھی اسی بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔ دعائیں جاری رکھیں۔ اب تو ظلم کی انتہا ہوتی جا رہی ہے۔ حماس سے جنگ کے نام پر معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں، بیماروں کو مارا جا رہا ہے۔ ہر قسم کے جنگی اصول و ضوابط کو اس نام نہاد مہذب دنیا نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو بھی سمجھ دے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 72 , 73 سال پہلے یہ تنبیہ کی تھی کہ مسلمانوں کو ایک ہونا چاہیے۔ اگر ایک ہوئے تو وہ فیصلہ کریں گے کہ ایک ایک کر کے مرنا ہے۔ ایک ایک کر کے اپنے آپ کو تباہ کرنا ہے یا ایک ہی وجود ہو کر اپنا ایک وجود برقرار رکھنا ہے اور باقی رہنا ہے۔

کاش! کہ اب بھی یہ لوگ اس بات کو سمجھ جائیں اور ایک ہو جائیں۔

حالت تو یہ ہے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عمرہ پر جانے والوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہاں جا کر فلسطین یا اسرائیل کی جنگ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ وہاں کی حکومت ویزا دیتے ہوئے یہ ہدایت کرتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو حکومت کی طرف سے، مسلمان حکومت کی طرف سے انتہائی بزدلی کا اظہار ہے۔ بہر حال عمرہ کی عبادت کا حق ادا کرنا چاہیے۔ اس دوران تو بہر حال کسی قسم کی ایسی باتیں نہیں ہوں گی لیکن مظلوم فلسطینیوں کے لئے دعا ضرور کرنی چاہیے اور جو جانے والے ہیں وہ کاش کہ ان دعاؤں کو بھی یاد رکھیں۔

مسلمان حکومتیں بھی آواز اٹھاتی ہیں آج کل تو بڑی کمزور آواز ہے۔ بعض آوازیں اٹھی ہیں۔ اس سے زیادہ زوردار آوازیں تو بعض غیر مسلم لوگوں اور سیاستدانوں اور حکومتوں نے اٹھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی جرات اور حکمت پیدا فرمائے۔

یو این او کے سیکرٹری جنرل بھی اچھا بولتے ہیں آجکل تو زیادہ اچھا بول رہے ہیں لیکن ان کی آواز کی لگتا ہے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ اس

جنگ کے خاتمے کے بعد یا اگر مزید پھیل گئی اور عالمی جنگ کی صورت اختیار کرلی تو یو این او کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔ لگتا ہے کہ اب دنیا اپنی تباہی کو قریب تر لے کے آ رہی ہے اور اس تباہی کے بعد جو لوگ بچیں گے انہیں اللہ تعالیٰ عقل دے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کریں اور اس کی طرف لوٹ کر آئیں۔ بہر حال ہمیں اس حوالے سے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔" (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 8 دسمبر 2023ء صفحہ 7)

Sa'di poem placed at the

entrance of The United Nations Building NYC

بنی آدم اعضای پیکرند

کہ در آفرینش زیک گوھرند

چو رضوی بہ درد آورد روزگار

دگر عضو جارا نماند قرار

توکز محنت دیگراں بی غمی

نشاید کہ نامت نیند آدمی

Human beings are the members of a whole,

In creation of one essence and soul,

If one member is afflicted with pain

Other members uneasy will remain

If you 've no sympathy for human pain

The name of human you can not retain

فلسطین کا ماٹو

من النهر الى البحر، ستكون فلسطين حرة

From the river to the sea, Palestine will be free.

فلسطین ایک دن مسلمانوں کو ضرور ملے گا

قٰلَ رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

ترجمہ: اُس (یعنی رسول) نے کہا اے میرے ربّ! تُو حق کے ساتھ فیصلہ کر۔ اور ہمارا ربّ وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اُس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔

پس قطعی طور پر ارض مقدس کی فتح میں دعاؤں کا کلیدی کردار ہے۔ اسی لئے خلیفہ وقت دعاؤں کی بار بار اور مسلسل تحریک فرما رہے ہیں۔

غزل

مولانا ظفر محمد صاحب ظفرؔ

سوچتا ہوں کہ تجھے یاد کروں یا نہ کروں
دل تیرے پیار سے آباد کروں یا نہ کروں

تو میری جان بھی ہے دشمن ایمان بھی ہے
جان و ایمان کو برباد کروں یا نہ کروں

عشق کے تام میں آزار بھی آرام بھی ہے
دل کو اس تام سے آزاد کروں یا نہ کروں

تو ملے یا نہ ملے یہ تو ہے تقدیر کی بات
تیری تصویر سے دل شاد کروں یا نہ کروں

چشم اغیار سے چھپ چھپ کے کہیں رو رو کر
دل افسردہ کی امداد کروں یا نہ کروں

یاد میں اسکی جو شیریں سے شیریں ہے ظفرؔ
زندہ پھر قصہء فریاد کروں یا نہ کروں

مرسلہ فاضل احمد شمس

بزرگوں کے حالاتِ زندگی سے متعلق ایک اہم واقعہ

مکرم محمود احمد شمس

خاکسار کے والد کا نام محمد حنیف ٹھیکیدار تھا۔ وہ خود احمدی ہوئے اپنے تینوں بھائیوں کو احمدی کیا۔ ان کے والدین نے بھی بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد میرے والد صاحب ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور ربوہ کے نزدیک احمد نگر گاؤں میں قیام پذیر ہو گئے۔ خاکسار نے والد صاحب سے درخواست کی کہ اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ تحریر کروائیں۔ جو واقعہ انہوں نے بیان کیا من وعن تحریر ہے۔

آج ابّاجی نے بتایا (27 مارچ 1989 بروز اتوار) کہ ہم پہلے اہلِ سُنّت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر بعد میں اہلِ حدیث ہو گئے۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری اہل حدیث کے لیڈر تھے۔ ان کا اخبار اہل حدیث ابّاجی پڑھا کرتے تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے ابّاجی اور ان کے بھائی (Cousin) عبدالعزیز صاحب مولوی صاحب (مولوی ثناءاللہ امرتسری) کے پاس امرتسر گئے۔ پہلے مسجد میں گئے۔ صبح کے وقت مولوی صاحب درس دے رہے تھے۔ درس کے بعد مولوی صاحب گھر چلے گئے۔ تو ابّاجی بھی ساتھ ان کے گھر چلے گئے۔ انہوں نے اپنی بیٹھک میں بٹھایا جو چھوٹی سی تھی۔ ابّاجی کے بھائی عبدالعزیز نے (مولوی ثناءاللہ امرتسری) صاحب سے بعض سوالات احمدیت کے متعلق پوچھے۔ مولوی صاحب نے جوابات دینے کی کوشش کی مگر تسلی بخش نہ تھے۔ تنگ آ کر مولوی صاحب نے کہا آپ لوگ میری کتاب احمدیت کے بارے میں لکھی (ہوئی ہے) پڑھ لیں عبدالعزیز صاحب نے بتایا کہ میں نے تو یہ کتاب پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کی اس کتاب سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری نے کہا کہ اس کتاب سے بہتر میں جواب نہیں دے سکتا۔ اباجی اور عبدالعزیز صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے کہ پھر ہم چلتے ہیں۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری نے کہا دیکھو! مرزا صاحب کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں لیکن آج میں ایک پیشگوئی کرتا ہوں اور وہ ضرور پوری ہوگی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تم لوگ مرزائی ضرور ہو جاؤ گے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اباجی اور عبدالعزیز صاحب مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ ”الحمدللہ“

ابّاجی سے مراد میرے والد محمد حنیف ٹھیکیدار ہیں۔ عبدالعزیز صاحب میرے والد صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کو جنون کی حد تک تبلیغ کا شوق تھا۔ چنانچہ ان کی تبلیغ سے سینکڑوں افراد نے احمدیت قبول کی۔ پاکستان بننے کے بعد لاہور میں قیام پذیر ہو گئے۔ وہ ایک قسم کے آنریری مبلّغ تھے۔

مجلس انصار اللہ گوتھن برگ جلسہ یوم خلافت

مجلس انصار اللہ گوتھن برگ کے زیر اہتمام مؤرخہ 12 مئی کو مسجد ناصر گاتھن برگ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نثار یوسف صاحب نے کی۔ عہد مکرم انور احمد رشید صدر مجلس انصار اللہ سویڈن نے دہرایا اور نظم مکرم مرزا بشارت احمد نے پیش کی۔ برکات خلافت کے موضوع پر مکرم عبدالحئی نے تقریر کی۔ ایک تقریر سویڈش زبان میں مکرم مرزا نعمان بیگ نے کی۔ آخر میں صدر مجلس نے انصار کو خلیفہ وقت کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ جلسہ کے بعد دوستوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس انصاراللہ گوتھن برگ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مجلس انصاراللہ گوتھن برگ کے زیر اہتمام 3 مارچ کو مسجد ناصر گاتھن برگ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مرزا بشارت احمد نے کی۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود قائمقام صدر مجلس انصاراللہ سویڈن نے عہد دہرایا۔ نظم مکرم مبشر احمد نے پیش کی۔ یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے مکرم مرزا نعمان بیگ نائب صدر صف دوم نے سویڈش میں جبکہ مکرم مشہود الحق نے اردو میں تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے انصار بھائیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہمیں یوم مسیح موعودؑ مناتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور مقاصد کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ایسا کرکے ہی ہم یوم مسیح موعود علیہ السلام منانے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ مکرم فاضل احمد شمس زعیم مجلس نے انصار بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس انصار اللہ گوتھن برگ عید ملن پارٹی

23جون بروز اتوار سکاٹوس میں ایک ہٹ کا انتظام کیا گیا جہاں نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا اور تمام شرکا باربیکیو سے لطف اندوز ہوئے

دورہ مالمو

صدر مجلس انصاراللہ سویڈن مکرم انور احمد رشید نے تین قائدین قائد صاحب عمومی عطاءالرحمٰن صاحب، قائد تبلیغ فاضل احمد شمس صاحب اور قائد مال مرزا مولود بیگ صاحب کے ساتھ مالمو کا دورہ کیا۔ یہ قافلہ 18 مئی صبح 9 بجے مالمو کے لیے روانہ ہوا اور 12 بجے مالمو پہنچ گیا۔ زعیم صاحب انصاراللہ مالمو اور ان کی عاملہ کے کچھ منتظمین نے ہمارا استقبال کیا۔ 12:30 پر زعیم صاحب انصاراللہ مالمو اور انکی عاملہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ 2 بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ بعد ازاں اجلاس عام انصاراللہ مالمو شروع ہوا۔ تلاوت، عہد انصاراللہ، نظم کے بعد چار مختلف تقاریر تھیں۔ اجلاس عام کا عنوان ”خلافت“ تھا۔ انصار کی حاضری 32 تھی۔ اسکے بعد تمام حاضرین کو باربی کیو پیش کیا گیا۔ یہ قافلہ شام نو بجے بخیریت وعافیت گاتھن برگ پہنچ گیا۔ الحمدللہ

مجلس انصاراللہ مالمو کا جلسہ یوم خلافت

مجلس انصاراللہ مالمو نے 18 مئی بروز ہفتہ مسجد محمود مالمو میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔اس جلسہ میں 40انصار نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم انور احمد رشید صاحب صدر مجلس انصاراللہ سویڈن نے کی۔ جلسہ میں 4 تقاریر ہوئیں۔

☆ قیام خلافت کے بارے میں پیش گوئیاں۔ مکرم اظہر راہی

☆ خلافت کی اہمیت و برکات۔ مکرم عبدالکریم لون

☆ انصاراللہ اور تبلیغ احمدیت۔ مکرم فاضل احمد شمس

☆ عہد انصاراللہ کے حوالے سے حفاظت خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود

صدر مجلس نے اپنے اختتامی خطاب میں انصار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکمل بحالی صحت کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی نیز تربیت اولاد کے لئے رول ماڈل بننے اور خود اپنی اصلاح کرنے کی تلقین بھی کی۔ مکرم نجم الحق زعیم مجلس نے جلسہ میں شرکت کرنے والے انصار کا شکریہ ادا کیا۔

مجلس انصاراللہ اسٹاک ہولم کا ایک روزہ سالانہ مقامی اجتماع

مجلس انصاراللہ سٹاک ہولم نے اپنا ایک روزہ سالانہ مقامی اجتماع مورخہ 8 جون بروز ہفتہ بیت العافیت سٹاک ہولم میں منعقد کیا۔اجتماع کی انتظامیہ کمیٹی نے جملہ انتظامات احسن انداز میں سرانجام دیئے۔ صبح 8 بجے انصار بھائیوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ازاں بعد افتتاحی تقریب 10 بجے شروع ہوئی۔مکرم چوہدری عطاءالرحمٰن محمود قائد عمومی مجلس انصاراللہ سویڈن بطور مرکزی نمائندہ اس اجتماع میں شامل ہوے۔تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مرکزی نمائندہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں تیسرے یورپین ریفریشر کورس منعقدہ برطانیہ کے شرکاء کے ساتھ تصویر کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد بسلسلہ نماز باجماعت کا قیام کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے ریفریشر کورس کے شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔اصل کام تو نماز باجماعت کا قیام ہے اگر آپ نے یہ کام کرلیا تو سب کچھ کرلیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ان مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، اذان، پیغام رسانی اور بعض دلچسپ ذہنی آزمائش کے مقابلہ جات بھی شامل تھے۔چند ایک ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ججز کے فرائض مکرم محمود مجیب اصغر اور مکرم ظہیر احمد چوہدری نے ادا کئے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم عبدالماجد زعیم مجلس انصاراللہ سٹاک ہولم نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ مرکزی نمائندہ نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں انصار کو مجلس انصاراللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے اور ان پر عمل درآمد کرتے رہنے کی بھرپور کوشش کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اجتماع میں 27 انصار نے شرکت کی۔

13th LOCAL IJTEMA
Majlis Ansarullah
Stockholm
08 JUNE 2024

Stockholm
08 JUNE 2024

سائیکل سفر

مجلس انصار اللہ اسٹاک ہولم نو مئی 2024

مجلس انصاراللہ گوتھن برگ

تبلیغی مساعی ومعاونت

Maj 2024

9e Mars, Angered Centrum

27e April Vårväderstorget

22e Juni

12e Maj, Ijlas e Aam (svensk gäst)

بین الاقوامی ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ کا بین الاقوامی ریفریشر کورس جس کی میزبانی کے فرائض برطانیہ کی مجلس نے ادا کئے مورخہ 26-25 مئی کو منعقد ہوا۔ سویڈن سے چار ممبرانِ عاملہ نے شرکت کی جن میں مکرم صدر مجلس انور احمد رشید کے علاوہ مکرم یوسف صلاح الدین نائب صدر اول، مکرم چوہدری منیر احمد اور مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید نے شرکت کی۔ جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شام بروز جمعہ مجلس انصار اللہ برطانیہ نے ایک مشاعرہ کا انعقاد کیا۔ بروز ہفتہ ریفریشر کورس کی کاروائی شروع ہوئی۔ مختلف ممالک کی مجالس کے صدران بشمول سویڈن نے اپنی اپنی مجالس کا تعارف کروایا اور مختلف مساعی سے سامعین کو آگاہ کیا۔ کاروائی کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہِ شفقت بنفسِ نفیس تشریف لائے اور انتہائی زریں نصائح سے مستفیذ فرمایا نیز اپنے ساتھ شرکاء کو ایک گروپ فوٹو کی سعادت بھی مرحمت فرمائی۔ اگلے روز بروز اتوار اجلاس کی کاروائی بعض وجوہ کی بنا پر کینسل ہو گئی اور شرکاء کو ونڈسر کیسل کی سیر پر لے جایا گیا۔

3rd EUROPEAN REFRESHER COURSE 2024
UK

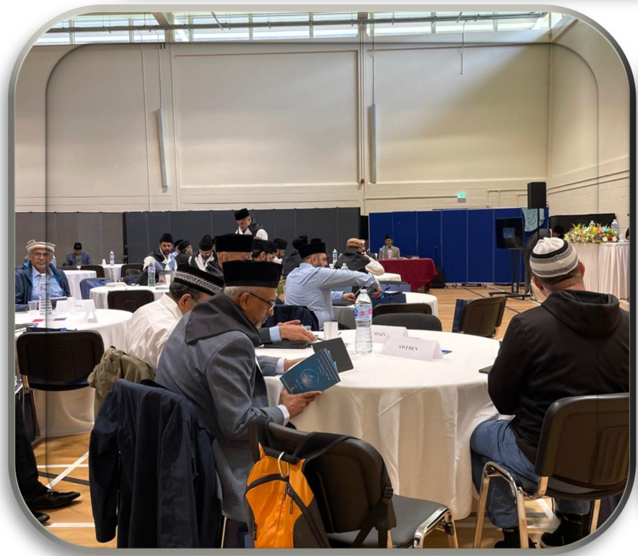

3rd EUROPEAN REFRESHER COURSE 2024
Organised By Majlis Ansarullah UK
3rd EUROPEAN REFRESHER COURSE 2024
MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM